کنز الایمان اور اہلِ علم و دانش

القرآن الکریم



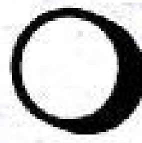
محمد عبدالستار طاہر مسعودی

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ ۔ لاہور

کنز الایمان

اور

اہلِ علم ودانش



سلسلہ مطبوعات نمبر 41

نام کتاب ——— کنز الایمان اور اہلِ علم و دانش

مؤلف ——— محمد عبدالستار طاہر مسعودی

صفحات ——— ١٠٢

کمپوزنگ ——— الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ لاہور 7152954#

تعداد ——— ١١٠٠ گیارہ سو

اشاعت بار اول ——— صفر المظفر ١٤١٤ھ/ستمبر ١٩٩٣ء

اشاعت بار دوم ——— ١٤٢٩ھ/٢٠٠٨ء

ناشر ——— بزم عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور

نوٹ:۔ شائقین مطالعہ -/ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں

رابطہ

بزم عاشقان مصطفیٰ

مکان نمبر ٢٥، زبیر سٹریٹ نمبر ٣٢

فلیمنگ روڈ، لاہور پاکستان

انتساب

حافظِ قرآن وحدیث، امامِ اہلسنّت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ

کے نام!

جو کہ رواں صدی میں

شریعت مُصطفوی ﷺ اور

عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زندہ و تابندہ علامت ہیں،

طاہر

سلک ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

برادرم جناب محمد عبدالستار طاہر زید مجدہٗ اہل سُنّت کے جوان سال قلم کار ہیں۔ وہ عرصۂ دراز سے مرکزی مجلس امامِ اعظم، لاہور سے وابستہ ہیں(۱) اور دینی و ملی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پیش نظر مقالہ:

"کنز الایمان اربابِ علم و دانش کی نظر میں"

ایک قابل قدر کوشش ہے۔ یہ مقالہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے سالنامہ "معارفِ رضا" (۱۹۸۹ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے مقالے کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا ہے:

❶ ــــ پہلے حصے میں امام احمد رضا اور ترجمۂ قرآن کا مختصر تعارف ہے۔

❷ ــــ دوسرے حصے میں "کنز الایمان کی شانِ انفرادیت" کے ذیلی عنوان کے تحت شانِ اُلوہیت جل جلالہٗ شانِ رسالت ﷺ اور عظمتِ انبیاء علیہم السلام سے متعلق قرآنی آیات کے مختلف تراجم کا "کنز الایمان" سے تقابلی جائزہ لیا ہے جس سے "کنز الایمان" کی شانِ امتیاز نکھر کر سامنے آگئی ہے۔

❸ ــــ تیسرے حصے میں "کنز الایمان دانشوروں کی نظر میں" کے ذیلی عنوان کے تحت اہلِ علم کے تاثرات قلم بند کیے ہیں۔ ان تاثرات میں بالخصوص علامہ عطا محمد بندیالوی اور حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کے تاثرات نہایت وقیع اور وزنی ہیں۔ ان تاثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا کے ترجمۂ

(۱) مقالہ ہٰذا کی اوّلین اشاعت کے وقت مرکزی مجلس امامِ اعظم، لاہور سے وابستگی تھی۔ طاہر

قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ یہ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطے پر آجائیں۔

فی البدیہہ ترجمۂ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہوجانا عجائبات عالم میں سے ایک اعجوبہ ہے۔ اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

4 —— چوتھے حصے میں ''کنزالایمان'' پر تحریری اور اشاعتی کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

5 —— اور پانچویں حصے میں ''کنزالایمان'' سے متعلق منظوم کاوشات شامل ہیں۔

اُمید ہے کہ برادرم محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ کی یہ علمی کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ مولیٰ تعالیٰ فاضل ممدوح کو ظاہری و باطنی ترقیاں عطا فرمائے اور اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

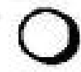
احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۹ رصفر المظفر ۱۴۱۰ھ

حرفِ آغاز

۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ تب سے اہل علم وفن اس کے محامد و محاسن، انوار و تجلیات اور خصائص بیان کرتے آرہے ہیں —— کنزالایمان کے ظہور سے قبل کئی اردو تراجم قرآن منظر عام پر آچکے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی ترجمہ قرآنی مفاہیم کی رُوح کو پیش نہ کرسکا۔ احتیاط کے مقام پر اکثر لغزش کا شکار ہوئے، مگر یہ سعادت و اعزاز ''کنزالایمان'' ہی کو حاصل ہوا کہ احتیاط کی راہ سے بڑی احتیاط سے مگر بڑے پیار سے گزر گیا۔ **ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء**



زیرِ نظر مجموعہ ''کنزالایمان اربابِ علم و دانش کی نظر میں'' کے عنوان سے ۱۴۱۴ھ/ ستمبر ۱۹۹۳ء میں بزم عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور نے شائع کیا تھا —— اس دوران کنزالایمان کے حوالے سے مزید معلومات سامنے آئیں، کئی اضافات ہوئے، یوں نقش ثانی میں بہتری آگئی۔

اس کتاب میں شامل مختلف باب پہلے انفرادی حیثیت میں بھی شائع ہوچکے ہیں:

● —— مارچ ۱۹۸۸ء میں علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ کے مقالہ ''خصائص کنزالایمان'' کے حرف آغاز کے طور پر مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور نے شائع کیا تھا۔

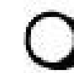
● —— تاثرات پر مبنی باب ''کنزالایمان اربابِ علم و دانش کی نظر میں'' کے عنوان سے سالنامہ معارف رضا، کراچی کے شمارہ نہم ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا۔ مجلّہ ''معارف رضا'' ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کے زیر اہتمام سالانہ منعقدہ ہونے والی امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر شائع ہوتا ہے۔

● —— ''اشارہ کنزالایمان'' درج ذیل رسائل میں شائع ہوچکا ہے:

● —— سالنامہ معارف رضا، کراچی شمارہ ستمبر ۱۹۹۰ء

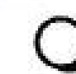
● ـــــ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور شمارہ فروری ۱۹۹۳ء

● ـــــ ماہنامہ القول السدید، لاہور شمارہ مئی ۱۹۹۳ء



کنز الایمان کی علمی واعتقادی حیثیت وانفرادیت مسلمہ ہے، اس کے دورِ تصنیف کی اُردو کے کئی الفاظ آج رائج نہیں ہیں۔ اس دور میں وہ اُردو قدرے مشکل ہے۔ مگر یار لوگوں نے اس کی بھی تسہیل کا اہتمام کر ڈالا ـــــ الحمد للہ! کنز الایمان کی مانگ اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ماننے والے تو اس کی رسد و ترسیل، اشاعت و ترویج کے لئے زور و شور سے سرگرم عمل ہیں، نہ ماننے والے بھی اس کی اشاعت کے لیے میدان میں اُتر پڑے، مالی منفعت ہی کے لیے سہی، مگر یہ بھی سچ کا بول بولا ہے کہ زبان سے نہ سہی عملی طور پر ہی کنز الایمان کی عظمت وشان کا اعتراف کر لیا ـــــ سچ تو یہ ہے:

کنز الایمان کا جب سے ظہور ہوا ہے
اُجالا آیا اور اندھیرا کافور ہوا ہے
تیرگی چھٹ گئی، جہل دور ہوا ہے
تا حد نظر منظر پُرنور ہوا ہے
سچ کی بڑائی کے لیے ہر دور میں
کوئی نہ کوئی معرکہ ظاہر ضرور ہوا ہے



کنز الایمان کی عظمت کو سلام کرنے کے لیے، کنز الایمان کی محبت کو عام کرنے کے لیے اہل ذوق نے کنز الایمان کے نام پر کئی ادارے بنا ڈالے، کئی رسائل کی بنا رکھ دی، کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

کنز الایمان کے نام پر ادارے:

کنز الایمان کے نام پر کئی ادارے بھی قائم ہوئے اور کنز الایمان کے حوالے

سے اپنی شناخت کروائی۔ ان میں سے بعض نے تو اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا اور بعض نے اہل سنت کی فلاح و بہبود کا علم بلند کیا:

● ـــــ کنز الایمان سوسائٹی:

دہلی روڈ، صدر بازار، لاہور کینٹ

اس ادارے کے ناظم مولانا محمد نعیم طاہر رضوی ہیں، اس سوسائٹی کا قیام مارچ ۱۹۸۳ء میں عمل میں آیا ـــــ یہ ادارہ ہر سال ماہ صفر المظفر میں عرس رضوی کے موقع پر سیمینار کا اہتمام کرتا ہے۔

● ـــــ کنز الایمان پبلی کیشنز:

دہلی روڈ، صدر بازار، لاہور کینٹ

اس ادارے کے ناظم بھی مولانا محمد نعیم طاہر رضوی ہیں، اس ادارے نے ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں مجموعہ مضامین ”تحفظ ناموس رسالت“ کی اشاعت سے آغاز کار کیا۔

● ـــــ کنز الایمان ایجوکیشن سنٹر:

جامع مسجد غوثیہ، فتح شیر روڈ، سعدی پارک، مزنگ روڈ، لاہور

● ـــــ کنز الایمان کالج آف اسلامک اسٹڈیز:

لٹن روڈ، جنازگاہ مزنگ، لاہور

اس ادارے کے شیخ الحدیث علامہ مفتی رضا کونین عطاری ہیں۔

● ـــــ جامع جلالیہ کنز الایمان:

جامع مسجد گلزار مدینہ، کوٹ کمبوہ خورد، بکرمنڈی، لاہور

● ـــــ کنز الایمان سوسائٹی:

فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

● ـــــ مرکزی مجلس کنز الایمان:

سمن آباد، فیصل آباد

اس ادارے کے ناظم محمد سلیم مست قادری ہیں۔

● ___ الغوثیہ کنزالایمان لائبریری:

جامع مسجد مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عالم آباد، ڈھوک جسو، راولپنڈی

● ___ جامع اویسیہ کنزالایمان:

محلہ رسول نگر، نارووال

زیرنگرانی، علامہ قاری پیر محمد تبسم بشیر اویسی۔

● ___ مدرسہ کنزالایمان:

شہباز گڑھ، مردان

● ___ کنزالایمان لائبریری:

گورنمنٹ کالج روڈ، کالی موری، حیدرآباد، سندھ

● ___ بزم کنزالایمان:

گلشن الحدید، بن قاسم، کراچی

اس ادارے کے نگران محمد عمر خاں قادری ہیں۔

● ___ کنزالایمان سوسائٹی:

میرپور، آزاد کشمیر

● ___ جامع مسجد کنزالایمان:

چوک گرومندر (چوک مشتاق قادری عطاری)

زیرانتظام: فیضانِ مدینہ، سبزی منڈی، کراچی

کنزالایمان کے نام پر رسائل:

کنزالایمان شریف کے حوالے سے مسلک رضویت اہل سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے ماہانہ رسائل بھی جاری ہوئے:

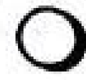
● ___ ماہنامہ کنزالایمان، لاہور

اس کے مدیر مولانا محمد نعیم طاہر رضوی ہیں۔ یہ رسالہ پہلے ۲۰×۳۰/۸ سائز پر شائع

ہوتا تھا، اب ۲۳×۳۶/۱۶ سائز پر شائع ہوتا ہے۔ ماہنامہ کنزالایمان لاہور کے متعدد خصوصی نمبر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ اس کی اشاعت کا آغاز ۱۹۹۰ء سے ہوا۔

● ___ ماہنامہ کنزالایمان، دہلی

اس کے مدیر معروف محقق و مترجم حضرت علامہ محمد یاسین اختر مصباحی صاحب ہیں، جو ہر ماہ اپنے اداریہ میں مسلمانوں کے حوالے سے عالمی تناظر میں بڑی دردمندانہ گفتگو کرتے ہیں۔



انجمن ضیاء طیبہ (کھارادر، کراچی) نے اہلسنّت کو کنزالایمان کا صدسالہ جشن منانے کی تحریک و ترغیب دی ہے۔ اس ضمن میں اُنہوں نے مشتہر کیا ہے:

''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کا صدسالہ جشن''

گزشتہ صدی کے عظیم مترجم و مفسر قرآن، حافظ الحدیث، فقیہہ اعظم اور سچے عاشق رسول ﷺ امام احمد رضا فاضل و محقق، محدث و مجدد بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے خلیفہ صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (مصنف ''بہار شریعت'') کے اصرار و خواہش پر (عدیم الفرصتی کے باعث) قرآن مجید کا اُردو ترجمہ فی البدیہہ املا کروایا تھا۔ چند ماہ کی قلیل مدت میں ۱۳۳۰ھ میں مکمل ترجمہ قرآن ضبط تحریر میں لا کر مراد آباد سے طبع کروایا گیا تھا۔ ۱۴۳۰ھ میں اس عظیم ترجمۂ قرآن کے صدسال مکمل ہونے پر دُنیائے سُنّیت خصوصاً برصغیر پاک و ہند کے طول و عرض میں تمام سُنّی تنظیمات خصوصاً جماعت اہلسنّت آئندہ دوسال ۱۴۲۹ھ اور ۱۴۳۰ھ میں چھوٹے بڑے سُنّی اجتماعات ''کنزالایمان کانفرنس'' کے عنوان سے منعقد کریں۔''



کنزالایمان سے محبت کے اظہار کے طور پر محلّہ مسجد نور اسلام، موضع ''وڑے''، والٹن روڈ لاہور کینٹ میں والدین نے اپنے لختِ جگر کا نام کنزالایمان رکھا ہے۔

یہ سب میرے مرشد کریم مجدد عصر حضرت مسعود ملت سعادت لوح وقلم شیخ طریقت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زیدلطفہ کے فیض ثمر بار کا ثمرہ ہے۔

اس کاوش میں یقیناً کئی خامیاں اور کمیاں ہوں گی جو کہ فقیر راقم السطور کی نااہلی اور کم علمی کے باعث ہیں۔مگر اس سے قطع نظر شانِ رضویت کا یہ پہلو مجموعی طور پر قارئین کے لئے نفع آموز ہوگا۔

فقیر راقم السطور برادرم محمد آصف حسین صاحب ناظم بزم عاشقانِ مصطفیٰ، لاہور کا ممنون ہے کہ انہوں نے باردگر اس کی اشاعت کے لیے بیڑا اُٹھایا۔ بزم عاشقانِ مصطفیٰ کی مطبوعات آپ کے حسن ذوق اور حسن انتخاب کا مظہر اُتم ہوتی ہیں۔مولیٰ کریم برادرم آصف صاحب کو استقامت عطا فرمائے۔علاوہ ازیں فقیر ان حروف شناسانِ کرام کا بھی تہہ دل سے مشکور ہے:۔

● ــــ برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری زیدہ مجدہٗ

معتمد امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی

● ــــ برادرم ملک محمد سعید مجاہد آبادی زید مجدہٗ

نگران ادارہ مظہر اسلام، مجاہد آباد، لاہور

رب کریم ہم سب کی ان عاجزانہ مساعی کو اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے میں قبول ومنظور ومبرور فرمائے، اور خاتمہ بالایمان فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین۔

۱۲/ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ

۲۳/دسمبر ۲۰۰۷ء

خاکپائے صاحبدلاں

محمد عبدالستار طاہر مسعودی عفی عنہ

EIII/A۔ پیر کالونی، مین روڈ

والٹن۔ لاہور کینٹ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

اضافات:

۲۱/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

۳۱/مارچ ۲۰۰۸ء دوشنبہ

امام احمد رضا اور کنز الایمان

امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ صفات وکمالات کے لحاظ سے اپنے دور میں جملہ باکمال حضرات میں سب سے ممتاز نظر آتے ہیں اور قلمی میدان کے تو ایسے شہسوار ہیں، جس موضوع پر قلم اُٹھایا، حق ادا کر دیا۔

بقول علامہ اختر شاہجہان پوری:

علم وعرفاں کے خزائن ہیں رسائل آپ کے
نورِ ایماں سب کے اندر بھر دیا پائندہ باد!

چودہویں صدی میں دستِ قدرت نے دین وملت کی تجدید کا سہرا امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے سر سجایا تھا۔ آپ کو ایک صد سے زائد علوم وفنون میں مہارتِ تامہ حاصل تھی اور علم وفن کے ہر شعبہ میں اُن کی مستقل تصانیف ہیں۔امام احمد رضا کے جملہ علمی و عملی کارناموں میں عشقِ رسول ﷺ یوں جاری وساری نظر آتا ہے جیسے جسم کے اندر روح۔ آپ کے نزدیک اسلام میں عشقِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام یہی تھا۔ یہی تو وہ دولت ہے جو خود ایماں بھی ہے اور جانِ ایماں بھی۔

بقول راجہ خورشید احمد ریٹائرڈ بریگیڈیئر (جہلم) ''امام احمد رضا اللہ اور رسول کے عشق میں بے خودمست تھے۔اسے حدّت کا نام دیں یا شدّت کا، یہ بھی اعدائے خدا اور رسول کے لئے تھی۔اُن کے دل میں آنحضور علیہ التحیۃ والثناء کی جو محبت تھی وہ ان کے کام سے اظہر من الشمس ہے۔آپ پروانۂ رسالت تھے۔جتنا نور انہوں نے اخذ کیا وہ نور بہت کم لوگوں کے حصہ میں آیا ہوگا۔

آپ کی ساری زندگی پاسبانِ عشق رسالت مآب ﷺ کی حیثیت سے گزری۔

صوفی محمد اسلم نقشبندی اپنے ایک مضمون ''امامِ اہلسنّت کی تعلیمات اور علمائے کرام کا حصہ'' میں لکھتے ہیں:

''امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے ہم لوگوں پر سب سے بڑا احسان یہ فرمایا ہے کہ ہمیں ایک ایسا اندازِ فکر عطا فرمایا جو اسلام کی حقیقی روح اور منشاء کے مطابق ہے۔ قرآنِ مقدس کا مقصود بھی یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کو تنقیص کے غُبار سے پاک رکھا جائے۔ اُن کے فضائل وکمالات کو نہ صرف زبانی بلکہ دل کی گہرائیوں سے تسلیم کیا جائے اور ہرگز ہرگز ایسی راہ نہ اختیار کی جائے جس سے اِن برگزیدہ ہستیوں کی بارگاہ میں بے باکی اور گستاخی کا شائبہ بھی نکلتا ہو۔ یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جس کی حفاظت کا فریضہ ہم سب پر عائد ہوتا ہے۔''[1]

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تصانیف میں یہی رنگ نمایاں ہے جس کا ذکر صوفی اسلم صاحب نے کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ''کنزالایمان'' کے نام سے قرآنِ کریم کا جو اُردو ترجمہ لکھا اس میں حفظِ مراتب کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول ﷺ اسی طرح جاری و ساری ہے جس طرح لہو شریانوں میں۔

فنِ تفسیر کی طرح قرآن پاک کے ترجمہ کا فن بھی ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں، لفظ بہ لفظ ترجمہ کرنا اور بات ہے۔ اصل میں ترجمۂ قرآن پاک کے اپنے کچھ تقاضے ہیں، کچھ قواعد ہیں اور وہ تقاضے صرف عربی دانی کے بل بوتے پر پورے نہیں ہو سکتے۔

(۱) مجلّہ جادہ، جہلم، نومبر ۱۹۸۷ء، ص ۱۵

علامہ محمد صدیق ہزاروی کے مقالہ ''کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں'' (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء) پر مسعودِ ملت، مخدومِ اہلسنّت عزت مآب حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجددی مظہری زید عنایتہٗ نے تقدیم لکھی ہے جس میں ترجمے اور ترجمۂ قرآن کے تقاضوں کا اس طرح ذکر فرمایا ہے:

''امام احمد رضا خاں کا ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' اپنی مثال آپ ہے۔ کسی کتاب کا ترجمہ اتنا آسان نہیں جتنا آسان سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت میں ترجمہ کرنا ایک سینے سے دل نکال کر دوسرے سینے میں رکھنا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں۔ پھر قرآن جیسی عظیم کتاب کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔ ہر ترجمے کے لئے ضروری ہے کہ مترجم جس زبان کی کتاب کا ترجمہ کر رہا ہے اور جس زبان میں کر رہا ہے دونوں زبانوں کے نشیب وفراز سے باخبر ہو۔ اگر وہ کتاب مترجم کے عہد سے بہت پہلے کی ہے تو پھر الفاظ کے اُن معانی کا جاننا بھی ضروری ہے جو اُس عہد میں لئے جاتے تھے جس عہد میں کتاب سامنے آئی۔ کیونکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ الفاظ کے تلفظ اور معانی میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بعض الفاظ سفر کر کے دوسری زبانوں سے بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے جب قومیں آپس میں ملتی ہیں تو اُن کی زبان اور تہذیب وتمدن ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کبھی ہو بہو قبول کر لئے جاتے ہیں اور کبھی الفاظ ومعنی میں کچھ تغیر کے ساتھ۔ مترجم کو زبان پر کامل عبور اور اہلِ زبان کے اسرار ورموز کے ساتھ اُن تمام

حقائق کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ سباقیات وسیاقیات اوراُن علوم وفنون پر اس کی نگاہ ہونی چاہیے جن سے وہ کتاب بحث کر رہی ہے کیونکہ علمی وفنی کتاب کے ترجمے کے لئے صرف زبان دانی کافی نہیں۔

قرآن حکیم میں بعض مقامات ایسے ہیں جن کا تعلق علومِ جدیدہ سے ہے۔ ایسے مقامات کا ترجمہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اُن علوم پر بصیرت حاصل نہ ہو۔

الفاظ کے معنی کا صحیح تعین متکلم کے تیور اور چہرے کے اُتار چڑھاؤ، اندازِ بیاں کے نشیب وفراز اور اسلوبِ خطابت سے ہوتا ہے۔ لیکن کتاب میں الفاظ تنہا رہ جاتے ہیں۔ اس تنہائی میں اُن کے معانی کا صحیح ادراک ایک مشکل کام ہے۔ اس لئے مترجم کے لئے ضروری ہے کہ کتاب اور صاحب کتاب کی معرفت رکھتا ہو۔ کتاب اللہ کا ترجمہ اُس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک معرفت الٰہی کے ساتھ ساتھ معرفت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم بھی حاصل نہ ہو۔ جس کو یہ معرفت حاصل نہیں وہ ترجمہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

ایک عام مترجم کے دل میں علم وحکمت اور اسرار ومعارف کے وہ چشمے پھوٹ ہی نہیں سکتے جو عاشق رسول ﷺ کا مقدر بن چکے ہیں۔ ترجمۂ قرآن کے لئے دلِ گرمے، نگاہِ پاک بینے، جانِ بیتابے کی ضرورت ہے۔"

شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی معرفت تک

اپنے نورِ بصیرت سے رسائی پائی تو جو کچھ ملاحظہ کیا اسے اہلِ دل کی نذر کردیا:

"یہ ترجمہ اُس کا پیش کردہ ہے جو،

- ــــ عظمت مصطفیٰ ﷺ کا علم بردار،
- ــــ تائیدِ رحمانی کا سرمایہ دار،
- ــــ انوارِ ربانی کا حامل،
- ــــ حقائق قرآن کا ماہر (غوّاص) اور،
- ــــ حقائق آیات کا عارفِ (صادق) تھا"[1]

آپ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح ہے جس کا ایک ایک سانس خوشبوئے عشق رسول سے معنبر ومعطر تھا۔ اِس امر کا اظہار واعتراف موافقین نے بھی کیا اور مخالفین نے بھی جو آپ کی حق پرستی اور حق آگہی کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ بقول مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم:

"اُن کی فضیلت کا اعتراف اُن لوگوں کو بھی ہے جو اُن سے اختلاف رکھتے ہیں۔"[2]

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت کے کسی عزیز نے پوچھا:

"آپ دریدہ دہنوں کی اِس قدر مخالفت کیوں فرماتے ہیں کہ آپ کے برانگیختہ کرنے سے وہ آپ کو گالیاں دینے لگتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا:

"میاں میں بھی چاہتا ہوں کہ دُشنام طراز، کینہ جو اور بدمذہب لوگ میرے آقا ومولا، فخر موجودات سید السادات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ

(۱) امام احمد رضا اور اُردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ "مشمولہ انوار رضا" مطبوعہ لاہور

(۲) حاجی مقبول احمد قادری: مقالاتِ یوم رضا، جلد دوم، ص ۶۰ مطبوعہ لاہور

پر سے دہن ہٹالیں اور مجھے جی بھر کر کوسیں۔ میرے لئے یہی، بہت بڑی سعادت ہے کہ طائف کے طرفداروں کو میں نے اپنے پیچھے لگالیا ہے۔"[1]

"شخصِ واحد جو عظمت اُلوہیت، ناموس رسالت، مقامِ صحابہ واہلِ بیت اور حُرمت ولایت کا پہرہ دیتا نظر آتا ہے عرب وعجم کے اربابِ علم جسے خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہماری مراد ہے امام اہلِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ العزیز"[2]

---

(۱) اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی، جادہ، جہلم، نومبر ۱۹۸۷ء، ص ۲۷

(۲) محمد عبدالحکیم شرف قادری، شیخ الحدیث علامہ: اندھیرے سے اُجالے تک، مطبوعہ لاہور، ص ۹

تقریب ترجمہ کنزالایمان

صدرالشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب مصنّف "بہارِ شریعت" وخلیفۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ انہوں نے اہلِ سُنّت پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کی عدیم الفرصتی کے باوجود قرآن مجید کا ترجمہ لکھواہی لیا۔ چنانچہ سوانح نگار حضرت قرآن مجید کے ترجمے کے متعلق یوں لکھتے ہیں کہ صدرالشریعہ حضرت مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ قرآن کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے گزارش کی۔ آپ نے وعدہ تو فرمالیا لیکن دوسرے مشاغلِ دینیہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی۔ جب حضرت صدرالشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

"چونکہ ترجمے کے لئے میرے پاس مستقل وقت نہیں ہے اس لئے آپ رات سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔"

چنانچہ حضرت صدرالشریعہ ایک دن قلم دوات لے کر حاضر ہوگئے اور یہ دینی کام بھی شروع ہوگیا۔ ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر ترجمہ آیت کریمہ کا فرماتے جاتے اور حضرت صدرالشریعہ لکھتے جاتے۔ لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتبِ تفسیر وحدیث ولغت کو ملاحظہ فرماتے اور آیات کو سوچتے پھر ترجمہ بیان فرماتے۔ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے تھے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوتِ حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن شریف پڑھتا چلا جاتا ہے۔ علماءِ کرام جب دوسری تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ

حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل عین مطابق ہے۔الغرض اسی قلیل وقت میں ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔پھر وہ مبارک ساعت بھی آ گئی کہ قرآن مجید کا ترجمہ ختم ہو گیا اور حضرت صدر الشریعہ کی کوشش بلیغ کی بدولت سُنّیت کو کنز الایمان کی دولتِ عظمٰی نصیب ہوئی۔(فجزاہ اللّٰہ تعالٰی عنا وعن جمیع اھلِ السنّۃ جزاء کثیرا و اجرا جزیلا)

(سوانحِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۴۳۔۳۴۴، و مقالاتِ یومِ رضا، ص ۴۱۔۴۲، بحوالہ امام احمد رضا خاں اور فنِ تفسیر)

باب نمبرا

کنزالایمان کی شانِ انفرادیت

وصل اوّل:

شانِ اُلوہیت اور مترجمین

وصل دوم:

شانِ رسالت اور مترجمین

وصل سوم:

عصمتِ انبیاءِ کرام اور مترجمین

کنزالایمان کی شانِ انفرادیت

یہاں مختلف تراجم کے حوالے سے کنزالایمان کی شانِ انفرادیت بیان کی جارہی ہے۔اگر کھلے دل سے اوراپنے شعورواستعداد کے مطابق کوئی بھی شخص موازنہ کرے تو حقیقت بالکل واضح ہوجائے گی۔جانبداری سے ہٹ کرمطالعہ اورتجزیہ یقیناً اندھیرے سے اُجالے کی طرف سفر میں رہنمائی کا کام دیتا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

شانِ الوھیت اورمترجمین

مثال نمبر۱

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

ترجمہ مولوی محمود حسن: ''شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان اور نہایت رحم والے ہیں۔''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان،رحمت والا۔''

یعنی جس ذات کے نام سے شروع کیا جارہا ہے اس کا نام پہلے ادا کرنا چاہیے یا اپنے فعل کا واقعہ ہونا ظاہر کیا جائے۔

مثال نمبر۲

وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ٥

(آلِ عمران، پارہ۳،رکوع۱۳،آیت۵۴)

ترجمہ مولانا محمود حسن: ''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔''

ترجمہ فتح محمد جالندھری: ''اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لئے) چال چلا اور خدا خوب چال چلانے والا ہے۔''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے اُن کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔''

مثال نمبر۳

وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ جٰھَدُوْا مِنْکُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ٥

(آلِ عمران،آیت۱۴۲)

ترجمہ مولانا محمود حسن: ''اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔''

ترجمہ فتح محمد جالندھری: ''حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور (یہ بھی مقصود ہے کہ) وہ ثابت قدم رہنے والوں کو معلوم کرے۔''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور اللہ نے تمہارے نمازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔''

مثال نمبر۴

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج

(النساء۱۴۲،پارہ۵،رکوع۱۸)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی اُن کو دغا دے گا۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔"

مثال نمبر ۵

نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ ط (پارہ ۱۰، رکوع ۱۵)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا اُن کو۔"

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: "اُنہوں نے خدا کا خیال نہ کیا۔ پس خدا نے اُن کا خیال نہ کیا۔"

ترجمہ فتح محمد جالندھری: "انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے اُن کو بھلا دیا۔"

ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد: "انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ یہ بھی اللہ کے حضور بھلا دیئے گئے۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔"

شان رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور مترجمین

مثال نمبر ۱

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ۔ (شوریٰ، آیت ۲۴، پارہ ۲۵)

ترجمہ فتح محمد جالندھری: "اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے۔"

ترجمہ عبدالماجد دریابادی: "اگر اللہ چاہے تو آپ کے قلب پر مہر لگا دے۔"

ترجمہ مولوی محمود حسن: "سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر۔"

ترجمہ مولانا مودودی: "اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر کر دے۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر لگا دے۔"

مثال نمبر ۲

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط (پارہ ۲۶، رکوع ۶)

ترجمہ مولانا محمود حسن: "اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے۔"

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: "اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیے اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی۔"

ترجمہ مولانا مودودی: "اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔"

مثال نمبر ۳

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ (الفتح، آیت ۱، ۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔"

ترجمۂ مولوی اشرف علی تھانوی: ”بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔“

ترجمۂ عبد الماجد دریابادی: ”بے شک ہم نے آپ پر ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے۔“

ترجمۂ ابوالکلام آزاد: ”اے پیغمبر! ہم نے آپ کو کھلی فتح دی تا کہ اللہ (اس کی وجہ سے) آپ کی اگلی اور پچھلی تمام خطاؤں کو معاف کر دے۔“

ترجمۂ مولانا مودودی: ”اے نبی! ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کردی تا کہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے۔“

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ”بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔“

مثال نمبر ۴

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔

(محمد: آیت ۱۹)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ”سو تو جان لے کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے۔“

ترجمۂ مولوی اشرف علی تھانوی: ”تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابلِ عبادت نہیں اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کیلئے بھی۔“

ترجمۂ فتح محمد جالندھری: ”پس جان رکھو کہ خدا کے کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی۔“

ترجمۂ ابوالکلام آزاد: ”سو اے نبی! آپ یقین رکھئے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور آپ اپنی خطاؤں کے لئے بخشش طلب کیجئے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔“

ترجمۂ عبد الماجد دریابادی: ”تو آپ اس کا یقین رکھئے کہ بجز اللہ کے کوئی معبود نہیں اور اپنی خطا کی معافی مانگتے رہئے اور سارے ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے بھی۔“

ترجمۂ مولانا مودودی: ”پس اے نبی! خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔“

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ”تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔“

مثال نمبر ۵

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۔ (الضحیٰ، آیت ۷)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ”اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی۔“

ترجمۂ مولوی اشرف علی تھانوی: ”اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتلایا۔“

ترجمۂ فتح محمد جالندھری: ”اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔“

ترجمہ عبدالماجد دریابادی: "اور آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتا دیا۔"

ترجمہ مولانا مودودی: "اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

مثال نمبر ۶

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ٥ (النجم۔۱)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "قسم ہے تارے کی جب گرے۔"

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: "قسم ہے (مطلق) ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے۔"

ترجمہ مولانا مودودی: "قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اُس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم! جب یہ معراج سے اُترے۔"

مثال نمبر ۷

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ (الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "اور جب تجھ کو ہم نے بھیجا سو مہربانی کر جہاں کے لوگوں پر۔"

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: "آپ کو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دُنیا جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے۔"

ترجمہ مولانا مودودی: "اے محمد! ہم نے جو تمہیں بھیجا ہے تو یہ دراصل دُنیا والوں کے حق میں ہماری رحمت ہے۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔"

مثال نمبر ۸

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ (الکہف، آیت ۱۱۰)

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: "اور آپ یوں بھی کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں۔"

ترجمہ مولوی محمود حسن: "تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم۔"

ترجمہ مولوی وحید الزمان: "کہہ دے میں اور کچھ بھی نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔"

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "تم فرماؤ ظاہری صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہی ہوں۔"

عصمت انبیاء علیہم السلام اور مترجمین

مثال نمبر ۱

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ٥ (طٰہٰ: آیت ۱۲۱)

ترجمہ مولوی محمود حسن: "اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا۔"

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: "اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے۔"

ترجمہ فتح محمد جالندھری: "اور آدم نے اپنے پروردگار کے (حکم کے) خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔"

ترجمہ عبدالماجد دریابادی: "اور آدم سے اپنے پروردگار کا قصور ہو گیا سو وہ غلطی میں پڑ گئے۔"

ترجمۂ ابوالکلام آزاد: ''غرض کہ آدم اپنے پروردگار کے کہنے پر نہ چلا، پس وہ (جنت کی زندگی سے) بے راہ ہوگیا۔''

ترجمۂ مولانا مودودی: ''آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ سے بھٹک گیا۔''

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔''

مثال نمبر۲

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۝ (الحجرات: آیت ۷۱)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ''بولا یہ حاضر ہیں میری بیٹیاں اگر تم کو کرنا ہے۔''

ترجمۂ مولوی اشرف علی تھانوی: ''لوط نے فرمایا کہ یہ میری بیٹیاں موجود ہیں اگر تم میرا کہنا کرو۔''

ترجمۂ عبدالماجد دریابادی: ''(لوط نے) کہا یہ میری بیٹیاں بھی تو موجود ہیں اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے۔''

ترجمۂ مولانا مودودی: ''لوط نے عاجز ہوکر کہا، اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری بیٹیاں موجود ہیں۔''

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ''یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں، اگر تمہیں کرنا ہے۔''

مثال نمبر۳

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج وَهَمَّ بِهَا ج لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۔ (یوسف:۲۴)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ''اور البتہ عورت نے فکر کیا اس کا اور اس نے فکر کیا عورت کا، اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی۔''

ترجمۂ مولانا اشرف علی تھانوی: ''اور اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال جم ہی رہا تھا اور ان کو بھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو چلا تھا اگر اپنے رب کی دلیل کو انہوں نے نہ دیکھا ہوتا۔''

ترجمۂ فتح محمد جالندھری: ''اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا، اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے۔''

ترجمۂ عبدالماجد دریابادی: ''اور اس (عورت) کے دل میں تو ان کا خیال جم ہی رہا تھا اور انہیں بھی اس (عورت) کا خیال ہو چکا تھا اور اگر اپنے پروردگار کی دلیل کو انہوں نے نہ دیکھ لیا ہوتا۔''

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ''اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔''

مثال نمبر۴

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ۝ (الشعراء، آیت ۲۰)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ''کہا کیا تو تھا میں نے وہ کام اور میں تھا چوکنے والا۔''

ترجمۂ مولوی اشرف علی تھانوی: ''موسیٰ نے جواب دیا کہ اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔''

ترجمۂ فتح محمد جالندھری: ''کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا۔''

ترجمۂ عبدالماجد دریابادی: ''(موسیٰ نے) کہا واقعی میں وہ حرکت کر بیٹھا تھا اور مجھ سے (نادانستہ) غلطی ہوگئی تھی۔''

ترجمۂ ابوالکلام آزاد: ''کہا ہاں اس وقت میں نے وہ کام کیا تھا اور میں غلطی کرنے والا تھا۔''

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ''موسیٰ نے فرمایا، میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔''

مثال نمبر ۵

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ۔(التحریم: آیت ۱۲)

ترجمۂ مولوی محمود حسن: ''اور مریم بیٹی عمران کی، جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو۔''

ترجمۂ اعلیٰ حضرت: ''اور عمران کی بیٹی، مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی۔''

الملخص:

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات وصفات وکمالات میں جس طرح یکتا و بے مثل ہے اسی طرح اس کی عطائے خاص کے سبب نبیٔ آخرالزماں سیّدالاوّلین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی ذات وصفات وکمالات میں بے نظیر ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کسی قسم کی معصیت سے بالکل پاک ومطہر ہیں۔ اس لئے کہ نبی کا مطلب ہی معصوم اور عالم الغیب ہوتا ہے۔ پھر معصیت کا امر تو محال ٹھہرا۔

ان تمام واجب الاحترام ہستیوں کی شان کس قدر تعظیم کے لائق ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ مذکورہ بالا امثال سے واضح ہوگیا ہوگا کہ اعلیٰ حضرت نے حسبِ مراتب شان کا بطور خاص التزام رکھا ہے، جبکہ دیگر مترجمین میں یہ بات عنقا ہے اور یہی شے ''کنزالایمان'' اور ''صاحب کنزالایمان'' کو دیگر تصانیف و صاحبانِ تصانیف عصر و مابعد العصر میں ممتاز کرتی ہے کہ عشق، ادب اور احترام کا جو سلیقہ ان کے ہاں ہے، انہی کے لئے خاص ہو کے رہ گیا ہے۔

باب نمبر ۲

کنزالایمان اوراھل علم ودانش

وصل اوّل:
کنزالایمان اورموافقین

وصل دوم:
کنزالایمان اورمخالفین

کنزالایمان اور اہل علم ودانش

۱۹۱۱ء/۱۳۳۰ھ سے لے کر آج ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء تک جب سے یہ ایمان افروز تحفہ عالمِ اسلام کو ملا ہے تب سے اہلِ علم ودانش اپنی اپنی بساط کے مطابق ''کنزالایمان'' کی فنی خوبیاں اور شانِ انفرادیت بیان کرتے آرہے ہیں۔مختلف ادوار میں اہل علم ودانش نے ''کنزالایمان'' اور ''صاحبِ کنزالایمان'' کے بارے میں تاثرات پیش کئے ہیں۔ان میں موافقین بھی شامل ہیں اور مخالفین بھی۔موافقین کے ساتھ ساتھ مخالفین کا اعتراف ''کنزالایمان شریف'' کے شرفِ امتیاز کی بیّن دلیل ہے۔

کنزالایمان سے متعلق تاثرات کو دو جزو میں بیان کیا گیا ہے:

وصل اول: کنزالایمان اور موافقین

وصل دوم: کنزالایمان اور مخالفین

ان میں بطور نمونہ ''مشتے از خروارے'' پیش خدمت ہیں:

وصل اول:

کنزالایمان اور موافقین

تاثرات

۱	پروفیسر ارشد حسین ارشد	۲	مولانا اقبال احمد اختر القادری
۳	پروفیسر امتیاز احمد سعید	۴	مولانا حکیم خلیل الرحمٰن رضوی
۵	مولانا قاری رضا المصطفیٰ اعظمی	۶	سید ریاست علی قادری رضوی
۷	اراؤ سلطان المجاہد طاہری	۸	سید محمد محدث کچھوچھوی
۹	علامہ سید محمد مدنی میاں	۱۰	شفیق بریلوی
۱۱	ملک شیر محمد اعوان آف کالاباغ	۱۲	مولانا عبدالرزاق حطاروی بھترالوی
۱۳	مولانا عبدالستار خاں نیازی	۱۴	پروفیسر سید عبدالقادر
۱۵	علامہ عطا محمد بندیالوی	۱۶	ماہنامہ عرفات، لاہور
۱۷	علامہ غلام رسول سعیدی	۱۸	پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
۱۹	پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش وارثی	۲۰	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۲۱	علامہ محمد اشرف سیالوی	۲۲	محمد اشفاق چغتائی
۲۳	صوفی محمد اکرم	۲۴	صاحبزادہ محمد امین سیالوی
۲۵	رانا محمد جاوید القادری	۲۶	مولانا محمد حنیف اختر آف خانیوال
۲۷	علامہ محمد صدیق ہزاروی	۲۸	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری
۲۹	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (رحمہ اللہ تعالیٰ)		
۳۰	حافظ محمد عمر فاروق سعیدی	۳۱	علامہ محمد غافر بخش مدنی قادری رضوی

٣٢	مولانا محمد گل احمد عتیقی	٣٣	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
٣٤	علامہ شاہ محمد قائم رضوی چشتی نظامی	٣٥	علامہ محمد نعیم الدین مرادآبادی
٣٦	مولانا محمد یاسین اختر مصباحی	٣٧	سید نور محمد قادری
٣٨	مولانا وارث جمال یار علوی	٣٩	سید وجاہت رسول قادری

پروفیسر ارشد حسین ارشد، جہلم

''امامِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا شاہ احمد رضا کے دل میں عشق رسول (ﷺ) موجزن تھا۔ اس کا اظہار کنز الایمان کے ایک ایک لفظ سے ہوتا ہے۔ کنز الایمان علمی اور ادبی معیار پر اپنی مثال آپ ہے۔ یقیناً ادیب اور علماء انگشت بدنداں ہیں کہ مولانا نے زبان و بیان کی چاشنی، پاکیزہ عقل کے ساتھ ساتھ عقیدے پر بھی گہری نظر رکھی ہے۔''[1]

مولانا اقبال احمد اختر القادری
(امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا علمی سرمایہ یوں تو بے پناہ ہے مگر آپ کا ترجمۂ قرآن اور فقہی شاہکار ''فتاویٰ رضویہ'' اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ نے ١٣٣٠ھ/١٩١١ء میں قرآنِ مجید کا سلیس اُردو میں ترجمہ فرمایا جو ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے موسوم ہے آج بھی ہر جگہ دستیاب ہے۔ یوں تو اُردو زبان میں متعدد حضرات نے ترجمہ کیا مگر آپ کا ترجمہ ان تراجم پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ دیگر تراجم کا آپ کے ترجمہ سے مقابلہ کرنے پر ایک فرق واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ آپ کا ترجمہ لغوی، معنوی، ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین مرقع ہے۔ رواں اور شگفتہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کی اصل روح سے حد درجہ قریب ہے۔ نیز ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب و احترام اور عزت و عصمت کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا ہے، آپ کے ترجمہ کی عظمت کا اندازہ دیگر تراجم کے تقابلی مطالعے ہی سے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اہلِ علم کے لئے یہ ایک دعوتِ فکر ہے۔ کنز الایمان کا مطالعہ کرنے والے کو دوسرے تراجم کے مقابلے میں ایک واضح فرق یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس کے بغور مطالعہ سے اسلامی عقائد و

(١) مولانا احمد رضا کی علمی اور ادبی خدمات، جادۂ جہلم کا ''مجددِ دورِ حاضر'' نمبر، ص ٥

ایمان کی اصل حلاوت سے نہ صرف یہ کہ لذت آشنائی ہوتی ہے بلکہ ایمانی دولت میں مزید برکت واضافہ کا احساس بھی ہوتا ہے۔''[۱]

پروفیسر امتیاز احمد سعید

(وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد)

''دوسری بات جو اس ترجمہ میں خاص ہے وہ اس کی ادبی اہمیت اور اس کا اسلوبِ نگارش ہے۔ بے شک اس دور میں اُردو زبان پر عربی فارسی اثرات تھے اور امام موصوف خود عربی فارسی کے متبحر عالم تھے مگر آپ نے پورے ترجمے میں اُردو زبان کے محاورے کا خاص خیال رکھا اور اس بات کا اہتمام کیا کہ ترجمہ میں قرآنِ حکیم کی عظمت ووقار میں کوئی فرق نہ آئے گو کہ وہ جلالت جو اصل کلامِ الٰہی میں ہے ترجمے میں ممکن نہیں، مگر دوسرے تراجم کے مقابلے میں کنز الایمان کی عبارت پڑھنے سے اِس امر کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ اس میں کلامِ الٰہی کی جلالت وعظمت کا کس قدر اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ بات بلا تامّل کہی جا سکتی ہے کہ یہ ایک ایسا ترجمۂ قرآنِ مجید ہے، جس میں پہلی بار اِس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جب باری تعالیٰ کی ذات وصفات کا ذکر آئے تو ترجمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وجلالت، تقدس وعلوّ ت اور کبریائی ملحوظِ خاطر رہے۔ اِسی طرح جس آیت میں حضور ﷺ کا ذکر ہو تو اُن کے مقام ومرتبے کے پیشِ نظر رکھا جائے پھر جہاں حضور ﷺ کا ذکر آیا ہے وہاں محض ''اے نبی!'' لکھ دینے کی بجائے اُس آیت سے متعلق حضور ﷺ کے وصف کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر یاایھاالنبی کا ترجمہ صرف ''اے نبی!'' کی بجائے یہ کہا گیا ہے کہ ''اے (غیب کی خبریں بتانے والے) نبی۔''[۲]

(۱) نادرِ زمن ہستی، مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۰ء، ص ۶۴

(۲) امام احمد رضا کا ترجمۂ قرآنِ مجید کنز الایمان، معارفِ رضا، کراچی ۱۹۸۵ء، ص ۴۸

مولانا حکیم خلیل الرحمٰن رضوی

(ایبٹ آباد)

''حضرت کا سب سے بڑا کارنامہ ترجمۂ قرآن ہے۔ کاش ایسا ہوتا کہ آپ نے جس عمدگی کے ساتھ ترجمہ فرمایا اس پر حواشی بھی لکھتے۔ لیکن قدرت کو یہی منظور تھا۔ حق یہ ہے کہ آپ نے ترجمۂ قرآن کا حق ادا کر دیا ہے۔''[۱]

مولانا قاری رضاءالمصطفیٰ اعظمی

''یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سے بڑا علمی کارنامہ ترجمۂ قرآنِ مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے، قرآنِ حکیم کی اُردو میں ترجمانی ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن مجید دیکھنے کے بعد جب ہم دُنیا بھر کے تراجمِ قرآن پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہو کر سامنے آتی ہے کہ اکثر مترجمینِ قرآن کی نظر الفاظ قرآنی کی روح تک نہیں پہنچ سکی اور اُن کے ترجمے سے قرآنِ حکیم کا مفہوم ہی بدل گیا ہے۔ بلکہ بعض مقامات پر تو سہواً یا قصداً ترجمے میں اُن سے تحریف بھی ہو گئی ہے۔ یالفظ بہ لفظ ترجمہ کرنے کے سبب حُرمتِ قرآن، عصمتِ انبیاء اور وقارِ انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال ٹھہرایا ہے ان تراجم کی بدولت وہ حرام قرار پا گئی ہیں اور انہی تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ ربّ العزت کو بھی نہیں ہوتا۔ اس قسم کا ترجمہ کر کے وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور مسلمانوں کے لئے گمراہی کا راستہ کھول دیا اور یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں میں اس طرح کا ترجمہ کر کے اسلام کے خلاف اسلحہ دے دیا گیا۔ چنانچہ ''ستیارتھ پرکاش'' نامی کتاب

(۱) امام احمد رضا اور ترجمۂ قرآن کی خصوصیات، المیزان ۱۹۷۶ء، بمبئی

اسلام پر طنز سے بھری ہوئی ہے کہ ”جو خدا اپنے بندوں کے مکروفریب، دغا میں آجائے اور خود بھی مکر، فریب، دغا کرتا ہوا ایسے خدا کو دور سے سلام“، وغیرہ وغیرہ۔

اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند مروّج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرینِ کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ ”قلیل جملہ کثیر مطالب“ اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآنِ حکیم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔“[1]

سیّد ریاست علی قادری
(بانی ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی)

”اُردو تراجم قرآن کی پوری تاریخ میں اعلیٰ حضرت کا ترجمۃ القرآن منفرد و یکتا ہے اور بے پناہ خوبیوں کا حامل ہے، مثلاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ تمام مترجمین نے ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے“ کیا ہے۔ اس ترجمہ میں لفظ ”کرتا ہوں“ صرف مرد حضرات کی ترجمانی کرتا ہے، خواتین کے لئے اس ترجمہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس نکتہ کو اعلیٰ حضرت نے اپنی بصیرت سے اس طرح حل کیا کہ مرد و خاتون دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو۔ لہٰذا انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ یوں کیا ”اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم والا اور مہربان ہے۔“

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جب اللہ کے نام سے شروع کرنا ہے تو لفظ اللہ ہی پہلے آنا چاہیے۔“[2]

(۱) اُردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ، ص ۳۴، ۳۵، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء

(۲) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۸ء، مطبوعہ کراچی، ص ۷۰

اراوٗ محمد سلطان المجاہد طاہری
(سینئر سول انجینئر، اوکاڑہ)

”قرآن کے مفہوم سے قریب ترین جو ترجمہ ہے، متفقہ طور پر اُس ترجمہ کو رائج کیا جائے۔ منشائے ربّانی اور ارشاداتِ نبوی (ﷺ) کے مطابق ترجمہ صرف ”کنز الایمان“ ہی پورا اُترتا ہے۔“[1]

سید محمد محدث کچھوچھوی
(خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند)

”اعلیٰ حضرت کے علمِ قرآن کا اندازہ اِس اُردو ترجمہ سے کیجئے جو اکثر گھروں میں موجود ہے اور جس کی کوئی مثال سابق نہ عربی زبان میں ہے نہ فارسی میں ہے اور نہ اُردو میں۔ اور جس کا ایک ایک لفظ اپنے مقام پر ایسا ہے کہ دوسرا لفظ اس جگہ لایا نہیں جاسکتا۔ جو بظاہر ترجمہ ہے مگر درحقیقت وہ قرآنِ مجید کی صحیح تفسیر ہے اور اُردو زبان میں روحِ قرآن ہے۔“[2]

شیخ الاسلام علامہ سیّد محمد مدنی میاں

”کلامِ الٰہی کا ترجمہ کرنا اور ہے اور عربی کلمات کو اردو کا روپ دے دینا اور ہے، المختصر صرف تبدیلی زبان اور ہے اور ترجمۂ قرآن اور —— کیا آپ اس ترجمہ کو آنکھوں سے نہ لگائیں جس میں صرف زبان کو تبدیل نہیں کیا گیا بلکہ صحیح معنوں میں قرآن کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

اگر فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن کو اردو کے دیگر شائع شدہ ترجموں کے سامنے رکھ کر انصاف و دیانت اور فکر و نظر کی گہرائی کے ساتھ ان سب کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو انصاف پسند کے لئے اس اعتراض کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ دورِ حاضر میں اُردو کے شائع

(۱) ایک قرآن ایک ترجمہ، مطبوعہ اوکاڑہ

(۲) سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۳۴۳

شدہ تراجم میں صرف ایک ترجمہ ''کنز الایمان'' ہے جو،

- ✪ قرآنِ کریم کا صحیح ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ تفاسیرِ معتبر قدیمہ کے مطابق ہے۔
- ✪ اہلِ تفویض کے مسلکِ اسلم کا عکاس ہے۔
- ✪ اصحابِ تاویل کے مذہبِ سالم کا مؤید ہے۔
- ✪ عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے۔
- ✪ قرآنِ پاک کے اصل منشاء ومراد کو بتاتا ہے۔
- ✪ آیاتِ ربانی کے اندازِ خطاب کی پہچان کراتا ہے۔
- ✪ قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشان دہی کرتا ہے۔
- ✪ حضرات انبیاء کی عظمت وحُرمت کا محافظ ونگہبان ہے۔
- ✪ عامہ مسلمین کے لئے حقائق ومعرفت کا اُمنڈتا سمندر ہے۔
- ✪ قادرِ مطلق کی ردائے عزت وجلال میں نقص وعیب کا دھبہ لگانے والوں کے لئے شمشیرِ بُرّاں ہے۔
- ✪ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ قرآنِ حکیم قادرِ مطلق جل جلالہٗ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذّب ترجمان ہے۔[1]

شفیق بریلوی، کراچی

''ان کا قرآنِ مجید کا ترجمہ بھی بہت مشہور ومقبول ہے۔ قرآنِ مجید کے اس ترجمہ میں زبان وبیان کی شگفتگی موجود ہے اور عام فہم بھی ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرت کے شاعرانہ ذوق، عالمانہ بصیرت، ایمان کی پختگی، محبتِ رسول اور ادب کے جوہر نمایاں ہیں۔''[2]

(۱) امام احمد رضا اور اُردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ، المیزان ممبئی، امام احمد رضا نمبر

(۲) مرید احمد چشتی، مولانا: جہانِ رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۱۷۲

ملک شیر محمد اعوان مرحوم آف کالاباغ

''امام اَحمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ برصغیر پاک وہند کے وہ عظیم مترجم ہیں جنہوں نے انتہائی کدوکاوش سے قرآنِ حکیم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے جس میں روحِ قرآن کی حقیقی جھلک موجود ہے:

- ✪ مقامِ حیرت واستعجاب ہے کہ یہ ترجمہ لفظی ہے اور بامحاورہ بھی، اس طرح گویا لفظ اور محاورہ کا حسین امتزاج آپ کے ترجمہ کی بہت بڑی خوبی ہے۔
- ✪ پھر انہوں نے ترجمہ کے سلسلہ میں بالخصوص یہ التزام بھی کیا ہے کہ ترجمہ لغت کے مطابق ہو اور الفاظ کے متعدد معانی میں سے ایسے معانی کا انتخاب کیا جائے جو آیات کے سیاق وسباق کے اعتبار سے موزوں ترین ہوں۔
- ✪ اس ترجمہ سے قرآنی حقائق ومعارف کے اسرار ومعارف منکشف ہوتے ہیں جو عام طور پر دیگر تراجم سے واضح نہیں ہوتے۔
- ✪ یہ ترجمہ سلیس، شگفتہ اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ روحِ قرآن اور عربیت کے بہت قریب ہے۔
- ✪ ان کے ترجمۂ قرآن کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام اور عزت وعصمت کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا ہے۔[1]

مولانا عبدالرزاق حطاروی بھترالوی
(خطیب مسجد غوثیہ، اسلام آباد)

''ہر دور میں محققین کلامِ الٰہی کے اسرار ورموز کو اپنی اپنی علمی استعداد کے مطابق بیان کرنے میں کوشاں رہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن کے معانی ومطالب کو بیان کرنے

(۱) محاسن کنز الایمان، مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۵ء

کی کوشش کی جاتی رہی۔ اُردو زبان میں کئی تراجم معرضِ وجود میں آئے لیکن جب ان تراجم کا تفاسیر کے آئینے میں تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یقیناً ایک ہستی کا ترجمہ انفرادی حیثیت میں آپ کے سامنے ہوگا۔ وہ ہستی مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی ہے —— آپ کے ترجمۂ قرآن کو دیکھ کر بلا تردّد یہ کہا جاسکتا ہے کہ تجھ پر رحمت کائنات کی خاص نظر اور خالق کائنات کا تجھ پر کرم ہے۔ ترجمہ میں مفسرین کے اقوال کو نظر میں رکھنا، راجح مرجوح کا لحاظ کرنا، مجاز و استعارات کو ترجمہ میں سمجھانا، متشابہات کا ترجمہ اس طرح کرنا کہ ان کی حیثیت برقرار رہے۔ یقیناً یہ احسانِ مالک الملک ہے۔''[1]

مولانا عبدالستار خاں نیازی
(سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان)

''اہل سنت و جماعت کا یہ ترجمہ و تفسیر سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقائد کے عین مطابق ہے —— اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اور صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی کا تفسیری حاشیہ سلف صالحین کی تفاسیر کے عین مطابق ہے، کسی جگہ تفسیر بالرائے سے کام نہیں لیا گیا۔[2]

پروفیسر سیّد عبدالقادر
(کیرالہ، بھارت)

''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب نے عشق و محبت کی زبان میں قرآنِ حکیم کا ترجمہ فرمایا ہے جو ۱۹۱۱ء میں مکمل ہوا۔ جس کا نام کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن رکھا گیا۔

ع بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق

(۱) تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء

(۲) کنزالایمان کے خلاف سازش اور اُس کا مثبت جواب۔ ص ۱۴، ۱۷، مطبوعہ لاہور

اس ترجمے سے قرآنی حقائق و معارف کے وہ اسرار و معارف منکشف ہوتے ہیں جو عام طور پر دیگر تراجم سے واضح نہیں ہوتے۔ یہ ترجمہ سلیس، شگفتہ و رواں دواں ہونے کے علاوہ روحِ قرآن اور حدیث کے بہت قریب ہے۔ آپ کی قرآن فہمی بے مثال ہے۔''[1]

استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بندیالوی
(شیخ الحدیث دارالعلوم امدادیہ، بندیال ضلع سرگودھا)

''حضرت بریلوی قدس سرہٗ نے ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف اِرقام فرمائیں اور جس مسئلے پر قلم اُٹھایا، الم نشرح کر کے چھوڑا۔ ان تصانیف کا سرتاج اُردو ترجمۂ قرآنِ پاک ''کنزالایمان'' ہے جس کی نظیر نہیں ہے اور اس ترجمہ کا مرتبہ اسی کو معلوم ہوتا ہے جس کی اعلیٰ درجہ کی تفاسیر پر نظر ہے۔ اس ترجمہ مبارک میں مفسرین کا اتباع کیا گیا ہے اور جن مشکلات اور اُن کے حل مفسرین نے صفحات میں جا کر بمشکل بیان فرمائے ہیں اس محسنِ اہلِ سُنّت نے اِس ترجمہ کے چند الفاظ میں کھول کر رکھ دیا ہے۔''[2]

ماہنامہ عرفات، لاہور

''اُن کا کیا ہوا ترجمۂ قرآن تو سچ مچ اُردو ادب کی جان ہے۔ اُسے پڑھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ اس الہامی کتاب کی ترجمانی کے لئے ایسی ہی الہامی زبان کی ضرورت تھی۔''[3]

علامہ غلام رسول سعیدی
(شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، کراچی)

''جو مقامِ امتیاز قرآن مجید کو باقی کتب سماویہ کے درمیان حاصل ہے ——

(۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، ماہنامہ عرفات، لاہور اپریل ۱۹۷۰ء، ص ۴

(۲) مقبول احمد قادری، پیغاماتِ یومِ رضا، جلد ۱، ص ۴۷، مطبوعہ لاہور

(۳) مولانا احمد رضا خاں کی نعت گوئی، شمارہ اپریل ۱۹۷۰ء، ص ۱۲

اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کو وہی مقام باقی تراجم میں حاصل ہے ——— فصاحتِ بیان کے آئینہ میں اعجازِ قرآن کا عکس نظر آتا ہے۔''[۱]

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
(شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، بھارت)

''ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' نثری اسالیب کا بہترین شاہکار ہے۔ یہ ترجمہ ناموسِ توحید و رسالت کا پاس رکھنے اور تفاسیرِ معتبرہ کے عین مطابق ہونے میں شہرۂ آفاق حیثیت کا حامل ہے۔''[۲]

پروفیسر محمد فیاض احمد خاں کاوش وارثی
(شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میرپورخاص، سندھ)

''حقیقت یہ ہے کہ سُنّیت کی صداقت کے لئے امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے جو مواد موضوع فراہم کیا وہ اسلام میں حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُن کا سب سے بڑا کارنامہ ترجمۂ قرآن ہے جو حقانیت کا ایسا مینارۂ نور ہے جس کے مقابلہ میں تمام تراجم کے چراغ جھلملائے جاتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جن آیاتِ قرآنی کے ترجمہ میں ذرا سی بے احتیاطی سے ربّ تعالیٰ اور رسولِ مقبول ﷺ کی شانِ اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے، اُن نازک مقامات سے آپ بڑی احتیاط اور پوری کامیابی سے گزرے ہیں۔ کیونکہ قرآنِ پاک کے ترجمہ کے لئے صرف علم و دانش ہی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جذبۂ عشق و محبت بھی درکار ہوتا ہے۔ چنانچہ ترجمہ کے دوران بہت سے ایسے نازک مواقع آتے ہیں کہ پاسِ ادب کے ساتھ وہاں سے گزر جانا آسان کام نہیں ہوتا۔ مگر وہ عشقِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ادب کے اُس پل صراط سے پلک جھپکتے گزر گئے۔ ترجمہ کی خوبی

(۱) ضیائے کنزالایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
(۲) مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء کراچی، ص ۴۰

کی انتہا یہ ہے کہ جن اشکال اور اُن کے حل کے لئے مفسرین نے کئی صفحات میں جا کر بمشکل بیان ہے اُس محسنِ ملّت نے اپنے ترجمہ کے چند لفظوں میں کھول کر سامنے رکھ دیا ہے۔ بلاشبہ آپ کا ترجمۂ قرآن تمام تراجم پر بھاری ہے۔''[۱]

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
(جنرل سیکرٹری ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی)

''آپ کا سب سے قیمتی، تحقیقی شاہکار قرآنِ مجید کا اُردو زبان میں کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے ترجمہ، جو آپ نے ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں مکمل کیا۔ یہ ترجمہ جہاں ایک طرف فنّی اعتبار سے مستند ترین ترجمہ ہے تو دوسری طرف مکمل سائنٹفک ترجمان ہے۔

امام احمد رضا قرآنِ پاک کے گرویدہ تھے اور آپ نے تمام علوم و فنون قرآن ہی سے سیکھے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ جب قرآنِ پاک کی ان آیات کا ترجمہ فرماتے جو قطعی طور پر علومِ عقلیہ کی وضاحت کرتے ہیں یا اس طرف اشارہ ہوتا تو اردو زبان کے تمام تراجم میں واحد آپ کا ترجمہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو اللہ نے وہ علمِ لدُنی عطا فرمایا ہے کہ اس کے صدقے میں آپ ہر آیت میں اُس علم و فن کے متعلق جان لیتے اور پھر لفظوں کا چناؤ اُسی علم کی اصطلاحات کے مطابق فرماتے۔ یہ خوبی اُردو زبان کے کسی بھی قرآنی ترجمہ میں نظر نہیں آتی۔ اگرچہ تمام مترجمین یقیناً علومِ دینیہ سے باخبر ہوں گے لیکن علومِ عقلیہ کا کوئی واقف کار نظر نہیں آتا۔ امام احمد رضا تمام سائنس دانوں کی توقعات پر پورا اترتے ہیں اور آپ کا ترجمہ پڑھ کر جہاں ایک دینی عالم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا وہیں علومِ عقلیہ کا ماہر بھی امام احمد رضا سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتا اور وہ یہ جان کر خوش ہوتا ہے کہ سائنسی قانون جو آج پیش کئے جا رہے ہیں ہمارا قرآن ۱۴سو سال قبل پیش کر چکا ہے۔''[۲]

(۱) فیاض احمد خاں کاوش، پروفیسر: پندرہ روزہ الحسن، پشاور، ص ۲۹ شمارہ یکم جون تا ۱۵ جون ۱۹۷۴ء
(۲) قرآن، سائنس اور امام احمد رضا، معارفِ رضا، کراچی ۱۹۸۹ء، ص ۹۰

ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی
(شیخ الحدیث دارالعلوم، ضیاء شمس الاسلام سیال شریف)

""ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دوسرے حضرات کے متعلق انصاف اور دیانت سے کام لیتے اور اس ترجمہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے بزرگوں کے تراجم درست کر لیتے اور آپ کی ذات سراپا کمال کی علمی فوقیت و برتری کا اعتراف کرتے مگر بُرا ہو حسد اور تعصب کا کہ وہ کمال و حسن کو بھی نقصان اور قبیح بنا دکھاتا ہے اور بُرا ہو ضد اور عناد کا کہ وہ حق کے اعتراف و تسلیم کی طرف کبھی بھی مائل نہیں ہونے دیتا۔ بندہ نے متعدد مقامات تراجم کا تقابلی جائزہ لیا تو یوں معلوم ہوا کہ ایک طرف ماہر اور تجربہ کار صاحب فن کا ترجمہ ہے اور دوسری طرف طلباء کا مشقی انداز میں ترجمہ، جس میں قواعد و ضوابط اور اصولوں کی طرف ذرا بھر توجہ نہیں دی گئی بلکہ عظمت خداوندی اور عظمت رسالت کے متعلق غلط فہمیاں پیدا تو کی ہیں مگر ممکنہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی معمولی کوشش کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی جبکہ اعلیٰ حضرت نے ہر ایسے مقام پر مفسرینِ کرام کی تفاسیر کا حاصل اور نچوڑ ترجمہ میں پیش کر کے حقِ تعظیم بھی ادا کیا ہے اور عوام اہلِ اسلام کے ایمان کا تحفظ بھی فرمایا۔ جزاء اللّٰہ احسن الجزاء۔""

محمد اشفاق چغتائی
(ایم اے اسلامیات، لاہور)

""آپ کا ترجمہ قرآنِ حکیم ""کنزالایمان"" آپ کی علمی جلالت، قادر الکلامی، فہم و فراست، حکمت و دانائی، رموزِ قرآنی سے آگاہی، اثباتِ عظمت و الوہیت کبریائی، خشیت و رضائے الٰہی، عشق و محبتِ محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، پاسِ ادب اور لحاظِ عصمت انبیاء علیہم السلام کا مظہر و شاہکار ہے۔""

دینِ سراپا سوختن اندر طلب
انتہائش عشق آغازش ادب

اسی عشق و ادب کی چاشنی کے باعث ""کنزالایمان"" کی ایک ایک سطر دیدۂ و دل نواز ہے۔ قلب و روح کو فرحت اور ایمان بخشنے والی ہے۔

""کنزالایمان"" میں شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح عشق و ادب کے تقاضے نبھائے ہیں کہ اسے پڑھ کر مسلمان کا دل بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں فرطِ عقیدت و محبت سے جھک جاتا ہے اور زبانِ حال سے عرض کرتا ہے:

آیت آیت کی نگارش سے عیاں ہے یہ حضور
سارے قرآن کا مضمون ہے قصیدہ تیرا

جبکہ تقابل میں دوسرے اُردو تراجمِ قرآن پڑھ کر بے اختیار حضرت علامہ اقبال کا یہ شعر لبوں پر آتا ہے:

سینہ از گرمیٔ قرآن تہی
از چنیں مرداں چہ امید بہی

الغرض کنزالایمان اردو خواں طبقہ کے علاوہ علماء کے لئے بھی اپنے دامن میں ایمان کا خزینہ لئے ہوئے ہے۔""(۱)

صوفی محمد اکرم، اے سی ایم اے

""اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ایک عظیم الشان علمی کارنامہ اور دینی شاہکار قرآنِ حکیم کا اردو ترجمہ ہے جو ""کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ترجمہ تمام اُردو تراجم پر نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کے ساتھ دیگر تراجم کا مقابلہ

(۱) تعارف ""کنزالایمان"" کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب، مطبوعہ لاہور ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

کرنے سے ایک واضح فرق سامنے آتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا ترجمہ لغوی، معنوی، ادبی اور علمی، کمالات کا جامع ترین مرقع ہے۔ اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عربی پر کس درجہ عبور اور قرآن فہمی کا کس قدر ملکہ حاصل تھا۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ شگفتہ اور رواں ہونے کے ساتھ ساتھ اصل کی روح سے کس قدر قریب ہے اس کا احساس موازنے ہی سے ہوتا ہے۔ ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ نے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ اور انبیائے علیہم السلام کے ادب واحترام اور عزت وعصمت کو بطور خاص ملحوظ رکھا۔"[1]

صاحبزادہ محمد امین سیالوی
(محمدی شریف، جھنگ)

"حضرت امام احمد رضا کی ذاتِ گرامی منبعِ اسرارِ سبحانی اور آئینہ جمالِ حقانی تھی۔ جن کا ترجمۂ قرآنِ حکیم مسمی بہ کنزالایمان—— ظہورِ گلشن ہستی کا چراغ بے داغ—— نازشِ تخلیقِ امکانی اور توقیر رنگِ سلیمانی—— حق نما جلوۂ نورانی وجدانی، جو کروڑوں بے تاب دلوں کے لئے باعث تسکین وصد افتخار ہے—— غرض کہ اس ترجمہ شریف سے ملکِ ازل تا اقلیمِ ابد زندگانی اپنا مطلوبِ حیات حاصل کرتی رہے گی اور اس کا گوناگوں حسن و جمال کے ظاہری وباطنی محامد ومحاسن، دُنیائے نطق بیان سے بالاتر ہے۔ یہی واحد ترجمۂ قرآن ہے جو عرفانی ونورانی کیفیتوں کا سمندر ہے اور مزاج وطبیعتوں کا ارتقاء ہے۔ حاصل آنکہ سوزِ فقر وغنا سے بہرہ یاب اور سرفراز کردیتا ہے—— کنزالایمان نے دُنیائے روح کو نئی تڑپ اور غافل زندگانی کی تعمیر نو کی ہے۔ کنزالایمان کے ذوقِ دلبری سے مومنوں کے سینے حرارتِ حُسن ایمانی اور تائیدِ یزدانی سے معمور وسرشار ہوئے ہیں—— کنزالایمان ہی میں سرمدی نور کے لافانی رنگین جلوے جلوہ فگن ہیں—— کنزالایمان ہی فکر ونظر کو جلا

(۱) تعارف اعلیٰ حضرت، ص ۱۴، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

بخشنے کا واحد علاج ہے اور معراج ہے—— کنزالایمان کے انوار وتجلیات باطل شکن ثابت ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے—— اس کے مقصدِ وحید، احترامِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا یونہی رہے گا تا قیامِ قیامت۔"[1]

رانا محمد جاوید القادری
(مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ منہاج القرآن، لاہور)

"کنزالایمان کے معنی ہیں ایمان کا خزانہ۔ کنزالایمان اور دیگر تراجم کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی غیر جانبدار قاری اس امر کا واشگاف الفاظ میں اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کنزالایمان تمام تراجم میں منفرد، ممتاز اور جداگانہ حیثیت کا حامل ہے—— لیکن یہاں کنزالایمان کے امتیاز اور شرفِ انفرادیت کے جن پہلوؤں کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ حسب ذیل ہیں:

❶—— اسلوبِ ترجمہ
❷—— اندازِ بیان
❸—— معنویت ومقصدیت
❹—— فہم وتدبّر
❺—— ادبِ اُلوہیت
❻—— احترامِ رسالت
❼—— صوتی حُسن، سلاست ترنم اور نغمگی

قرآنِ حکیم کے تراجم کو تاریخی تناظر میں دیکھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترجمے کا آغاز اگرچہ لفظی ترجمہ سے ہوا لیکن اس اسلوبِ ترجمہ میں موجود سقم اور بیانی کمزوریوں کی بناء پر بامحاورہ ترجمہ رائج ہوا۔ لیکن اس میں بھی تمام تر کوششیں عبارت آرائی پر صرف ہونے لگیں جس سے توجہ فہمِ قرآن سے زبان دانی پر مرکوز ہوگئی—— اس طرح قرآنِ حکیم کا حقیقی مفہوم نہ تو لفظی ترجمہ ادا کرسکا اور نہ ہی بامحاورہ۔

(۱) امام احمد رضا خاں، ماہنامہ فیض عالم، بہاولپور، ص ۳،۴، ستمبر ۱۹۸۹ء

کنزالایمان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس نے لفظی ترجمے کے محاسن کے حوالے سے قرآن کے ہر ہر لفظ کا مفہوم اِس طرح واضح کردیا ہے کہ اِسے پڑھ لینے کے بعد کسی لغت کی طرف رجوع کرنے کی حاجت نہیں رہتی اور بامحاورہ ترجمہ کے محاسن کو بھی اِس خوبی وکمال کے ساتھ اپنے اندر سمولیا ہے کہ عبارت میں کسی قسم کا بوجھ یا ثقل محسوس نہیں ہوتا۔''[1]

مولانا محمد حنیف اختر
(خانیوال)

''اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمۂ قرآن پاک ''کنزالایمان'' آپ کی علمیت کا ایک زبردست اور عظیم شاہکار ہے۔موجودہ دور میں قرآنِ مجید کے جتنے بھی تراجم مطبوعہ ہیں،سوائے کنزالایمان کے کسی بھی ترجمے پر اعتماد اور بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔کیونکہ اکثر مترجمین نے ترجمہ کرتے ہوئے زبردست ٹھوکریں کھائی ہیں۔مگر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ترجمہ تمام تفاسیر معتبرہ کے مطابق اور اللہ جل جلالہٗ و مصطفیٰ کی عظمت وحرمت کا پاسبان ہے۔الغرض اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان ایک بہترین،شاندار، بے مثال اور لاجواب ترجمہ ہے۔جو آپ کی زبردست علمیت کی دلیل ہے اور اس ترجمہ سے آپ کی شان وعظمت کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے۔''[2]

(۱) جاوید القادری،علامہ: کنزالایمان اور اس کی فنی حیثیت،ماہنامہ منہاج القرآن،لاہور اکتوبر ۱۹۸۷ء
(۲) سوانحِ اعلیٰ حضرت، ص۸،۹،مطبوعہ خانیوال ۱۹۸۸ء

علامہ محمد صدیق ہزاروی
(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ترجمۂ قرآن آپ کی ذہنی اختراع اور کسی نئے مذہب کے معتقدات کا پرچار نہیں بلکہ یہ ترجمہ:

- ✪ متقدمین کی تفاسیرِ معتبرہ کا نچوڑ،
- ✪ تقدیسِ خداوندی کا امین،
- ✪ ناموسِ رسالت وعظمتِ صلحاء کا محافظ،
- ✪ اور فصاحت وبلاغت کا مرقع ہے۔''[1]

علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری
(معروف مترجم کتب احادیث، بانی مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور)

کنزالایمان کا پورا نام ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' ہے۔علامہ اختر شاہجہان پوری نے فنِ جمل کے حساب سے اس ترجمہ کا سنِ تصنیف ۱۳۳۰ھ نکالا ہے۔تفصیل اس طرح سے ہے:

ک ن ز ا ی م ا ن ف ی
+۲۰ +۵۰ ۷ + ۱ + ۱۰ + ۴ + ۱ + ۵۰+ ۸۰ + ۱۰
ت ر ج م و ا ل ق ر ا ن
+۴۰۰ ۳+۲۰۰ + ۴۰+ ۵ + ۱ +۳۰۰+ ۱۰۰+۲۰۰ + ۱ + ۵۰

اِن تمام اعداد کا مجموعہ ۱۳۳۰ ہوا۔گویا یہ ترجمہ ۱۳۳۰ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا اور اُس وقت عیسوی لحاظ سے ۱۹۱۱ء تھا۔

کنزالایمان کے بارے میں لکھتے ہیں:

(۱) کنزالایمان کی تفاسیر کی روشنی میں، ص۹،مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

''قرآن مجید کے یوں تو اُردو میں بہت سے ترجمے منظرِ عام پر آچکے ہیں لیکن ''کنزالایمان'' کے نام سے ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں جو ترجمہ امام احمد رضا خاں بریلوی نے کیا، اُس کا جواب نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اُردو میں کلامِ الٰہی کی ترجمانی کا حق ادا کردیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک جانب تفاسیرِ معتبرہ کے عین مطابق ہے تو دوسری جانب اردو ادب کی جان، عظمت خداوندی و شانِ مصطفوی کا نگہبان اور حفظِ مراتب کا پاسبان ہے۔ واقعی یہ ترجمہ کنزالایمان یعنی ایمان کا خزانہ ہے۔ اسی لئے تو راقم الحروف نے لکھا ہے:

ترجمہ قرآن کا لکھا، کنز ایمان کر دیا
اے مُفسّر! واقفِ رمزِ خدا، پائندہ باد[1]

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

''اردو زبان میں قرآنِ پاک کے بہت سے ترجمے لکھے گئے ہیں اور بازار میں دستیاب بھی ہیں لیکن ترجمہ کرنے کے لئے عربی لغت اور گرامر سے واقف ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ بارگاہِ اُلوہیت اور دربارِ رسالت کا ادب واحترام، عصمتِ انبیاء کا لحاظ، ناسخ و منسوخ، شانِ نزول سے واقفیت، بظاہر اختلاف رکھنے والی آیات کے درمیان تطبیق، عقائدِ اہلِ سنت، تفسیرِ صحابہ وتابعین اور تفسیرِ سلف صالحین پر گہری نظر اور عبور ہونا بھی ضروری ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کو اللہ تعالیٰ نے تقریباً پچاس علوم وفنون میں بے مثال مہارت، وسیع مطالعہ اور حیرت انگیز حافظہ عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے قرآنِ پاک کا ترجمہ کرکے عامۃ المسلمین پر بڑا احسان فرمایا، بلاشبہ اُن کا ترجمہ تمام خوبیوں کا حامل اور قرآن پاک کا بہترین ترجمان ہے۔''[2]

(۱) خصائص کنزالایمان، ص۲۶، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

(۲) نگاہِ اولیں، تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان، مطبوعہ لاہور

حافظ محمد عمر فاروق سعیدی

مدیر ماہنامہ تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ

''قرآن پاک کی زبان عربی ہے اور سب لوگ عربی سے واقف نہیں، اس لئے مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کئے گئے تاکہ ہر زبان کے لوگ اس چشمۂ فیض سے مستفیض ہوسکیں۔ چنانچہ ہندوستان میں سب سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فارسی میں ترجمہ کیا۔ پھر مختلف لوگوں نے مثلاً شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور ڈپٹی نذیر احمد نے اُردو میں تراجم کئے۔ یہ مترجمین صحیح طور پر قرآنِ مجید کی روح کو پیش نہ کرسکے۔ اپنے اپنے عقائد کے مطابق ترجمہ میں تصرف بھی کردیا۔ اب کسی ایسے ترجمے کی ضرورت تھی جو مطالبِ قرآن کو صحیح اور سلیس انداز میں پیش کرسکے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے اُردو زبان میں ایسا لاجواب ترجمہ فرما کر برِ صغیر کے مسلمانوں پر عظیم احسان کیا۔ جس کو اہلِ علم قیامت تک خراجِ عقیدت پیش کرتے رہیں گے اور آپ کے لئے ابدالاباد تک یہ دعا کرتے رہیں گے۔ ع

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے[1]

علامہ محمد غافر بخش مدنی قادری رضوی

''دو علمی خزینے آپ کی فقید المثالی و یکتائے روزگار ہونے کا بیّن ثبوت ہیں۔ ایک خزینہ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ہے۔ یہ ترجمہ اُردو زبان میں قرآنِ مجید کا ایک ایسا جامع ترجمہ ہے کہ تمام تفسیراتِ قرآنیہ کی روح اور عطر ہے۔ کلامِ الٰہی کی فصیحانہ حقیقتیں اُردو زبان کے الفاظ میں یوں جھلکتی ہوئی نظر آتی ہیں جیسے آفتاب کے جلوے آئینے کے ضمن میں۔

(۱) ''ترجمۃ القرآن اعلیٰ حضرت کے قلم سے''، مشمولہ ''امام احمد رضا ایک عظیم المرتبت عالم'' ص۱۳،۱۲، مطبوعہ لاہور ستمبر ۱۹۹۰ء

اِس ترجمہ کی امتیازی شان کا پتہ اُس وقت چلتا ہے جب موجودہ دور کے دوسرے تراجم سے کنزالایمان کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ دیوبندی مکتبۂ فکر کے حکیم الامت جناب تھانوی صاحب کے اس بیان سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ''قرآنِ عظیم کی معرفت اگر اس زمانے میں کسی کو حاصل ہے تو وہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی ہیں۔''[1]

علامہ محمد گل احمد عتیقی
(شیخ الحدیث دارالعلوم نعمانیہ، لاہور)

''امامِ اہلِ سنت حضرت علامہ مفتی شاہ احمد رضا خاں بریلوی کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ اپنے بیگانے سبھی آپ کے علمی کمال کے معترف ہیں۔ آپ کا ترجمۂ قرآن آپ کے علم و فضل کا شاہد عادل اور روشن تر دلیل ہے۔ گاہے تفاسیر کے کئی صفحات پر پھیلے ہوئے مضامین کو آپ ایک جُملہ میں نہیں بلکہ ایک لفظ میں سمو کر رکھ دیتے ہیں گویا کہ آپ کا ترجمۂ قرآن دریا اندر حُباب یا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کا مصداق اُتم ہے۔''[2]

مجددِ عصر مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
(سرپرست اعلیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

○ ''ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں۔ مختلف المعانی الفاظ کے معانی کو محدود کر کے متعین کرنا بڑا نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ترجمہ ہدایت کی اساس بھی بن سکتا ہے اور گمراہی کی بنیاد بھی۔ اُردو تراجم کی تاریخ کی روشنی میں گروہ بندیوں کا جائزہ لیا جائے تو بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ منشاء قرآن کے خلاف جب مترجمین نے اپنی اپنی منشاء کو داخل کیا اور اپنی

(۱) امتِ مسلمہ پر اعلیٰ حضرت کے احسانات، ص ۵، مطبوعہ لاہور جولائی ۱۹۸۷ء

(۲) تقریظ تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

مراد کو قرآن کی مراد سمجھا تو بات بگڑنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے سوادِ اعظم پارہ پارہ ہوگیا۔ مختلف فرقے بن گئے۔ غالباً اسی لئے محتاطین نے قرآنِ حکیم کے ترجمہ کی مخالفت کی تھی ___ کامیاب ترجمے کے لئے زبانوں پر عبور کے ساتھ ساتھ مترجم کے ذہنی اُفق کا وسیع ہونا ضروری ہے۔ ذہنی اُفق علم و حکمت سے وسیع ہوتا ہے۔ یہ اُفق جتنا وسیع ہوگا ترجمہ اُتنا ہی مکمل ہوگا۔ تنگ ہوگا تو ترجمہ بھی نامکمل و نا تمام ہوگا، بالخصوص قرآنِ حکیم کا ترجمہ۔ مترجمین قرآن میں بعض حضرات ایسے نظر آتے ہیں جو اِن چیزوں سے بے خبر ہیں، جن سے قرآن کے مترجم کو باخبر ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ بعض مترجمین عربی ہی سے نابلد ہیں۔

اُردو کے تمام مترجمین میں امام احمد رضا اس لئے فوقیت رکھتے ہیں کہ اُن کا ذہنی اُفق نہایت وسیع تھا۔ وہ نہ صرف عربی اور اُردو زبان دان اور ماہر تھے بلکہ اُن علوم وفنون پر بھی عبور رکھتے تھے جن سے قرآن بحث کرتا ہے۔

ایک مترجم قرآن وہ ہے جس کی نظر عربی و اردو زبان و ادب پر بھی ہے، لفظیات و لسانیات پر بھی ہے، تفسیر پر بھی ہے، حدیث پر بھی، فقہ پر بھی ہے، فلکیات و ریاضیات اور طبیعیات پر بھی۔ الغرض ۵۵ علوم وفنون پر دستگاہ رکھتا ہے۔ ایسے مترجم کی ذہنی سطح یقیناً اُس سے بلند ہوگی جو صرف چند درسی علوم وفنون پر عبور رکھتا ہے اور عربی و اُردو زبان و ادب کا رمز شناس نہیں۔

کنزالایمان میں امام احمد رضا کی ذہنی اور فکری وسعت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ جب ایک صاحبِ علم و فضل ترجمہ کرتا ہے تو برسوں کے مطالعات و مشاہدات اس کے سامنے آتے چلے جاتے ہیں، اور جو کچھ وہ بولتا ہے یا لکھواتا ہے، وہ برسوں کی محنت کا نچوڑ ہوتا ہے۔ اس کو سرسری نگاہ سے نہ دیکھنا چاہیے بلکہ مترجم کے فکری اور علمی پس منظر میں اس ترجمہ کو دیکھنا اور پرکھنا چاہیے۔''[1]

(۱) محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم 'کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں' مطبوعہ ۱۹۸۸ء لاہور

○ ''اردو زبان میں یوں تو قرآن پاک کے بہت سے ترجمے ہیں مگر نگاہِ عشق و محبت سے بہت کم ترجمے کئے گئے ہیں۔ ترجمۂ قرآن کے لئے علم و دانش ہی نہیں بلکہ عشق و محبت کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سے ایسے نازک مقامات آتے ہیں، پاسِ ادب کے ساتھ وہاں سے گزر جانا کوئی آسان کام نہیں مگر اعلیٰ حضرت ایسے مقامات سے نہایت آسانی سے گزر گئے ہیں اور عشق و محبت کے طفیل ہر کٹھن منزل آسان ہوگئی ہے۔ بلاشبہ اُردو تراجمِ قرآن میں اِس لحاظ سے آپ کا ترجمۂ قرآن سب پر بھاری ہے۔''[1]

○ ''اُردو میں قرآنِ کریم کے مکمل اور جزوی تراجم کی تعداد کچھ کم نہیں۔ ہمارے اندازے کے مطابق مکمل اور جزوی تراجم کی تعداد ۱۲۳ ہے۔ اِن کثیر تراجم کی موجودگی میں فاضل بریلوی کا ترجمہ اُردو بعض لوگوں کی نظر میں خاص اہمیت رکھتا، خصوصاً جبکہ اس سے قبل کئی ترجمے ہوچکے ہیں۔ مثلاً:

- ترجمۂ قرآن، حکیم محمد شریف خان ۱۲۱۶ھ/ ۱۸۰۱ء
- ترجمۂ قرآن، مولوی امانت اللہ ۱۲۱۹ھ/ ۱۸۰۴ء
- ترجمۂ قرآن، نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۳۰۸ھ/ ۱۸۹۰ء
- ترجمۂ قرآن، مولوی نذیر احمد ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء
- ترجمۂ قرآن، مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳ء
- ترجمۂ قرآن، سید احمد حسن دہلوی ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء

جبکہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے تاریخی نام سے ترجمہ کیا۔ یعنی مولوی اشرف علی تھانوی کے ترجمۂ قرآن سے دو سال پہلے ''کنزالایمان شریف'' منظرِ عام پر آچکا تھا۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات اور مطالعہ کا

(۱) تقریم ''پیغاماتِ یومِ رضا'' مرتبہ مقبول احمد قادری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

تعلق ہے یہ ترجمہ اس حیثیت سے جملہ تراجم میں ممتاز نظر آتا ہے کہ جن آیاتِ قرآنی کے ترجمے میں ذرا بے احتیاطی سے حق جل مجدہٗ اور حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے، فاضل بریلوی نے ایسی آیات کا ترجمہ ایسی احتیاط اور کامیابی کے ساتھ کیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل تقابلی مطالعے سے اس حقیقت کا اندازہ ہوسکے گا۔ خط کشیدہ الفاظ قابلِ توجہ ہیں:

(الف) اللہ اُن سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ (سر سید احمد خان، تفسیر القرآن، بقرہ/ خطوط، ۱۵)

(ب) اللہ اپنا داؤ کر رہا تھا۔ (مولوی نذیر احمد دہلوی، انفال، ۳۰)

(ج) دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی اُن کو دغا دے گا۔ (مولوی محمود حسن، نساء: ۱۴۲)

''اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔''

(کنزالایمان)

(د) اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہوگیا تو غلطی میں پڑ گئے۔

(مولوی اشرف علی تھانوی، بیان القرآن، طٰہٰ ۱۲۲)

''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا اس کی راہ نہ پائی۔'' (کنزالایمان)

(ہ) ''اور پایا تجھ کو بھٹکتا، پھر راہ سُجھائی۔'' (مولوی محمود حسن)

''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا، تو اپنی طرف راہ دی۔'' (کنزالایمان)

فاضل بریلوی نے قرآنِ کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا، اس کا اندازہ اُن کے اس مصرعے سے ہوتا ہے۔ ع

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۱۹۹)[1]

(۱) ''حیاتِ فاضل بریلوی، مشمولہ ''الملفوظ'' از مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں، مطبوعہ کراچی''

○ ''حال ہی میں بعض حضرات نے ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ سراسر طبقاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۷۲ برس پہلے ہوا۔ ظاہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب اُن کو اِس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خردہ گری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گزشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شُہرہ پاک وہند سے گزر کر دیارِ مشرق ومغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات اُن حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقول خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتابِ فکر کے سامنے اُن کا چراغِ فکر ٹمٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہوسکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اُس کا بازار سرد ہوجائے۔

امام احمد رضا نے قرآنِ کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اِس کا اندازہ اُن کے اس مصرع سے ہوتا ہے ع

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائقِ بخشش، حصہ دوم، ص ۱۹۹)۱

○ ساٹھ سال ہوتے ہیں کہ فاضل بریلوی نے قرآن کریم کا جیتا جاگتا اُردو ترجمہ پیش کیا۔ ضرورت تھی کہ اِس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جاتی مگر نہ معلوم کیوں یہ اتنی سست رفتاری سے چلا کہ بعد والے آگے بڑھ گئے۔ تعمیر پاکستان کے بعد تو ایسے جواہر پارے برق رفتاری کے ساتھ آگے بڑھے ہیں۔ مگر حقوقِ طباعت کی ہوس نے ہمارے بہت سے شہ پاروں کو دفن کر دیا ہے۔ ممکن ہے اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہو۔ خدا خدا کر کے چند سال ہوئے یہ پوری طرح منظر عام پر آیا۔ ایک عزیز نے اس کا مطالعہ کیا تو فرمایا: ''ایک نیا

(۱) حیاتِ امام احمد رضا، امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری، جلد دوم، مطبوعہ کراچی

ترجمہ شائع ہوا ہے، مترجم کوئی مولوی احمد رضا خاں صاحب ہیں۔'' راقم نے عرض کیا: یہ ترجمہ ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۱ء میں شائع ہو چکا تھا۔ مولانا محمود حسن کا ترجمہ ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۳ء میں منظر عام پر آیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور عبدالماجد دریابادی کے تراجم (مع تفاسیر قرآن) تو بہت بعد کی چیزیں ہیں۔ لیکن یہ تراجم اس شان سے شائع کئے گئے کہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ سابقین، اوّلین پر شہرت میں سبقت لے گئے۔''۱

''امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ یہ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم ودانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطے پر آجائیں ـــــ فی البدیہہ ترجمۂ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہوجانا عجائباتِ عالم میں سے ایک اعجوبہ ہے۔ اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔''۲

علامہ سیّد شاہ محمد قائم رضوی چشتی نظامی قتیل داناپوری

قرآن عظیم کا ترجمہ اکثر زبانوں میں ہوا ہے اور ہوتا ہی رہتا ہے۔ ایک ترجمہ نائبِ رسولِ اعظم، امام احمد رضا قدس سرہٗ کا بھی ہے۔ ترجمہ کرنا خود ایک مستقل فن اور بڑا ہی نازک فن ہے۔ ایک ایک لفظ کا صحیح معنی ومفہوم محلِ استعمال، سیاق وسباق، شانِ نزول، مطلب دروئے سخن، ہمہ گیری کا پوری احتیاط کے ساتھ سمجھنا اور سمجھانا منزلِ ادق ودشوار ہے۔ اور تراجم سے اِس ترجمے کا مقابلہ کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت نے جس عالمانہ ومحققانہ انداز میں پوری جزرسی وانسانی نفسیات کی کامل آگاہی کے ساتھ فنِ ترجمہ کی

(۱) محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص ۲۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء

(۲) محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم مقالہ ہذا ''کنزالایمان اور اربابِ علم ودانش''

صبر آزما منزل کو طے کیا ہے وہ کچھ آپ ہی کا حصہ تھا۔ اب تو بیرونی یونیورسٹیاں بھی اس طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اس ترجمہ میں جو احتیاط کی گئی، قابلِ قدر ہے۔"[1]

صدر الافاضل علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی
(خلیفۂ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی)

ترجمہ "کنز الایمان" کے حاشیہ میں صدر الافاضل فرماتے ہیں:

"دورانِ شرح ایسا کئی بار ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے استعمال کردہ لفظ کے مقام استنباط کی تلاش میں دن پر دن گزرے اور رات پر رات کٹتی رہی اور بالآخر ماخذ ملا تو ترجمہ کا لفظ اٹل ہی نکلا۔ اعلیٰ حضرت خود حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے فارسی ترجمہ کو سراہا کرتے تھے لیکن اگر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ اُردو زبان کے اس ترجمہ کو پاتے تو فرما ہی رہتے، "ترجمۂ قرآن شئی دیگر است و علم القرآن شئی دیگر ست۔" (سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۴)

مولانا محمد یاسین اختر مصباحی
(مدیر ماہنامہ کنز الایمان، دہلی)

آپ کا ترجمۂ قرآنِ حکیم اپنے فنی و ادبی خصائص و محاسن کے لحاظ سے شہرۂ آفاق ہے۔ علمی، اعتقادی، جس رُخ سے بھی اسے دیکھا جائے قرآنِ مقدس کی جھلک ایک ایک سطر سے نمایاں ہے۔"[2]

سید نور محمد قادری

"قرآنِ پاک کا ترجمہ ایک ایسا شاہکار ہے جو مترجم کی عربی اور اُردو زبان پر مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔"[3]

(۱) امام احمد رضا نائبِ رسولِ اعظم، ماہنامہ قاری، دہلی، "امام احمد رضا نمبر"، اپریل ۱۹۸۹ء
(۲) امام احمد رضا، ماہنامہ استقامت، اپریل ۱۹۸۸ء ص ۳۱ مطبوعہ کانپور
(۳) اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر، ص ۱۳، مطبوعہ لاہور

مولانا وارث جمال یار علوی
(صدر تبلیغ سیرت، مہاراشٹر، بھارت)

"آپ کی زندگی کا ایک بڑا کارنامہ آپ کا ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" ہے جو دیگر مترجمین کی عام روش سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ جس سے سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کی آنکھیں ٹھنڈی، جگر تازے اور جانیں سیراب ہوئیں۔ ایمان کو حلاوت اور زبان کو ادب کی نئی چاشنی ملی۔ ساتھ ہی بہ صد ناز اُردوئے معلیٰ بھی جھوم اُٹھی۔

اس پر فکر و شعور، علم و آگہی، زبان و ادب سے عاری لوگوں نے ردّ و قدح کا تیر چلایا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ تیر لوٹ کے اُنہیں پر واپس آگئے۔[1]

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
(صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی)

"اس ترجمۂ قرآن کنز الایمان کی چند خصوصیات یہ ہیں:

✪ یہ ایک ایسے عالم کے قلم سے ہوا ہے جو لغتِ قرآنی کا ایسا ماہر ہے کہ اُس کو تمام مضامینِ قرآنی از بر ہیں۔

✪ جو لغاتِ عرب پر ایسی دسترس رکھتا ہے کہ خود اہلِ عرب نے اس کی عربی دانی کی داد دی ہے۔

✪ جو اُردو زبان و ادب کا ایسا صاحبِ کمال ہے کہ اُردو کے بڑے بڑے شعراء و ادباء اس کو تحسین و آفرین کہتے ہیں۔

✪ جو علومِ تفسیرِ قرآن، فقہ اور حدیث پر ایسا عبور رکھتا ہے کہ عرب و عجم کے علماء اس کو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں۔

(۱) تراجم کنز آن کے ہجوم میں کنز الایمان، ماہنامہ فیض الرسول، ص ۱۲، شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۸۸

✪ جو اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول ﷺ کے عشق میں ایسا سرشار ہے کہ غیر بھی اُس کے عشق پر گواہ ہیں۔

✪ جو قرآنِ حکیم کے متعلقہ علوم سے باخبر ہے۔

مقامِ غور ہے کہ کیا ایسا عالمِ بے بدل و باخبر قرآنِ کریم کے ترجمہ میں غلطی کرسکتا ہے؟ اگر وہ غلطی کرسکتا ہے تو کسی بڑے سے بڑے عالم کے متعلق بھی نہیں کہا جاسکتا کہ اُس کا ترجمہ غلطیوں سے مبرّا ہے۔ اگر امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن میں غلطیاں اور خامیاں ہیں تو کسی اُردو ترجمہ کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ وہ غلطیوں سے پاک وصاف ہے۔ اس لئے کہ علم وفضل کے اعتبار سے امام احمد رضا کی شخصیت اُردو کے تمام مترجمین سے بلند و بالا اور قد آور ہے۔"(۱)

○ "کنزالایمان" احادیث مبارکہ، صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلافِ کرام کی تفاسیر کا نچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلافِ شرع، یا خلافِ اسلام مواد نہیں۔ یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلاف رکھنے والے علماء اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم وتحقیق کے میدان میں ذاتی بغض وعناد، گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اُتار کر "نگاہِ عشق ومستی" کی ٹھنڈی روشنی میں "کنزالایمان" کا مطالعہ کریں۔ ان شاء اللہ آپ کو یہاں "ایمان" کا بیش بہا "خزانہ" اور "عشق مصطفیٰ ﷺ" کی "دولت بیدار" ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر پرکھیں ان شاء اللہ اُن کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد ویگانگت کی راہ پیدا ہوگی، جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ "دانشِ نورانی" کی روشنی میں اُن کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ اندھیروں سے اُجالوں میں آجائیں گے اس لئے کہ

(۱) قرآنِ پاک کے اُردو تراجم کا تقابلی جائزہ، معارفِ رضا، کراچی ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۸

نورِ بصیرت سے مزیّن مطالعہ اندھیروں سے اُجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

زمشتاقاں اگر تابِ سخن بردی نمی دانی

محبت می کند گویا نگاہ بے زبانے را

کنزالایمان "ایمان کا خزانہ" ہے۔ اس خزانے میں خوشہ چینی کرنے والے بامراد ہوتے رہیں گے۔ کنزالایمان کی کرنیں دلوں کی تاریک زمین کو پُر نور بناتی رہیں گی۔ اس کی بہاریں گلستانِ حیات کے خزاں رسیدہ ماحول کو بہار وشادابی اور عقیدے کو جولانی عطا کرتی رہیں گی۔ تحقیق وجستجو کا سفرِ شوق جاری رہے گا۔"(۱)

(۱) کنزالایمان کی عرب دُنیا میں پذیرائی، مطبوعہ اسلام آباد ۲۰۰۰ء

فصل دوم:

کنز الایمان اور مخالفین

تاثرات

مولانا اشرف علی تھانوی

"قرآنِ عظیم کی معرفت اگر اس زمانے میں کسی کو حاصل ہے تو وہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی ہیں۔"[۱]

مفتی خلیل الرحمٰن

(منیجر تاج کمپنی، لاہور)

"کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے بارے میں جب تاج کمپنی کے منیجر مفتی خلیل الرحمان صاحب سے انٹرویو لیا گیا تو انہوں نے کہا:

"ترجمۂ اعلیٰ حضرت کی بے مثال کامیابی و مقبولیت تھوڑی سی مدت میں دو لاکھ گیارہ ہزار کی اشاعت ہے۔ صرف چند سال پہلے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا ترجمہ مبارک مسمّٰی بہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کی اشاعت تاج کمپنی نے شروع کی۔ اس سے پہلے تاج کمپنی کئی اور ترجمے شائع کر چکی ہے۔ مگر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ترجمہ مبارکہ نے بے شمار تراجم کی موجودگی میں اور سب سے آخر میں شائع ہونے کے باوجود بفضلہ تعالیٰ و ببرکتہ حبیبہ علیہ التحیۃ والثناء نہایت قلیل مدت میں حیرت انگیز مقبولیت و فوقیت حاصل کی۔ صورتِ حال یہ ہے کہ تاج کمپنی نے مختلف سائزوں میں دس خوبصورت اقسام میں ترجمہ اعلیٰ حضرت شائع کیا اور ایک ایک قسم کے کئی کئی ایڈیشن شائع کئے جن کا ہدیہ پندرہ روپے سے لے کر ڈیڑھ سو روپے تک رکھا گیا لیکن اس کثرت اشاعت کے باوجود تمام اقسام ایک وقت میں حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے ہر قسم کے ایڈیشن پر شائع ہونے اور ہدیہ و قیمت کے مسلسل بڑھ جانے کے باوجود بازار میں آتے ہی ترجمہ مبارکہ کی تازہ اشاعت ختم ہو جاتی ہے اور پھر آئندہ ایڈیشنوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔"[۲]

---

(۱) اُمتِ مُسلمہ پر اعلیٰ حضرت کے احسانات۔

(۲) حکیم محمد حسین بدر، سات ستارے، ص ۴۹، مطبوعہ لاہور

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی
(امیر جمعیت برادران اہل حدیث، پاکستان)

"اب آیئے اصل مضمون کی طرف جو کنزالایمان کے بارے میں ہے کہ ہمارا اس کے بارے میں کیا نظریہ ہے۔ جہاں تک حضرات علمائے دیوبند کا تعلق ہے وہ تو نہایت شدّ ومدّ سے اس کی مخالفت بلکہ تکفیر تک کرتے ہیں مگر میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ الم سے لے کر والنّاس تک ہم نے کنزالایمان میں نہ تو کوئی تحریف پائی ہے اور نہ ہی ترجمہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کو پایا ہے نہ ہی کسی بدعت اور شرک کے کرنے کا جواز پایا ہے۔ بلکہ یہ ایک ایسا ترجمۂ قرآن مجید ہے کہ جس میں پہلی بار اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقتِ ترجمہ اس کی جلالت، علوتِ تقدس وعظمت کبریائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جبکہ دیگر تراجم خواہ وہ اہلِ حدیث سمیت کسی بھی مکتبِ فکر کے علماء کے ہوں ان میں یہ بات نظر نہیں آتی ہے۔ اسی طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوبِ خدا، شفیعِ روزِ جزا، سیّدالاوّلین والآخرین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ،

زباں پہ بار خدا یہ کس کا نام آیا
کہ مرے نُطق نے بوسے مری زباں کے لئے

سے ہے، یا جن میں آپ سے خطاب کیا ہے تو بوقتِ ترجمہ جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح صرف لفظی اور لغوی ترجمہ سے کام نہیں چلایا ہے بلکہ صاحب ماینطق عن الهوی اور ورفعنالك ذكرك کے مقام عالیشان کو ہر جگہ ملحوظِ خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کہ دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔"(۱)

(۱) "کنزالایمان اہلِ حدیث کی نظر میں" ص ۵، ۶، مطبوعہ لاہور

۱۹۸۳ء میں دیوبندی حضرات کی طرف سے جب "کنزالایمان" پر پابندی کے لئے عرب شیوخ میں تحریک چلائی گئی تو انہی علامہ سعید بن عزیز کے ایک اخباری بیان کو ماہنامہ ترجمانِ اہلسنّت، کراچی نے یوں رپورٹ کیا:

"کراچی ۱۹ر جنوری ۱۹۸۳ء (پ ر) جمعیت برادرانِ اہل حدیث پاکستان کے سربراہ علامہ سعید بن عزیز نے آج ایک اخباری بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عوام میں مذہبی منافرت پھیلانے والوں کا فوری طور پر سدِّ باب کرے اور انہیں مساجد کو بحیثیت اکھاڑہ استعمال کرنے کی مطلق اجازت نہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے مطالبے بالکل لغو ہیں کہ:

✪ امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمۂ قرآن پر پابندی لگائی جائے۔

✪ انہوں نے کہا کہ اُن سے اختلاف ہونا ایک اصولی بات ہے مگر اُن کی تصنیفات پر پابندی کا مطالبہ صرف اور صرف جہالت ہے۔

✪ انہوں نے کہا کہ مسلک دیوبند کی اکثر کتابیں گمراہ قسم کے عقائد، غلط اور بے ہودہ مسائل سے بھری پڑی ہیں مگر فریقِ ثانی نے کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ اُن پر حکومت پابندی لگائے۔

"انہوں نے (فاضل بریلوی) اپنے ترجمے میں وہ چیزیں پیش کی ہیں، جس کی نظیر علمائے اہل حدیث کے ہاں بھی نہیں ملتی ہے۔ کنزالایمان واقعی ایک ایسا ترجمہ ہے جو کہ ہر ایک متبعِ رسول ﷺ کو پڑھنا چاہیے۔ میں یہ بات برملا کہوں گا کہ کنزالایمان کا مطالعہ ہر اُس شخص کے حق میں مفید ہے جو کہ جنابِ رسالت مآب ﷺ کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار ہے۔"(۱)

(۱) مجلہ معارف رضا، کراچی ۱۹۸۳ء، ص ۹۳-۹۲

شیخ عنایت اللہ
(مینجنگ ڈائریکٹر تاج کمپنی، لاہور)

"اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانانِ پاک وہند کے سب سے بڑی اکثریتی فرقے یعنی اہل سنت والجماعت کے پیشوا مانے جاتے ہیں۔ اِس لحاظ سے ان کا ترجمہ سُنّی مسلمانوں میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔ تاج کمپنی نے یہ ترجمہ مختلف سائزوں میں مختلف اقسام کے کاغذوں پر شائع کیا ہے۔"[1]

مولانا کوثر نیازی
(معروف دانشور وشاعر)

"ادب اور احتیاط کی یہی روش امام احمد رضا کی تحریر وتقریر کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے یہی ان کا سوزِ نہاں ہے جوان کا حرزِ جاں ہے۔ ان کا طغرائے ایمان ہے، ان کی آہوں کا دھواں ہے، حاصلِ کون ومکاں ہے، برتر از این وآں ہے، باعثِ رشکِ قُدسیاں ہے، راحتِ قلبِ عاشقاں ہے، سُرمۂ چشمِ سالکان ہے، ترجمہ کنزالایمان ہے۔

"ووجدك ضالا فهدى" کے ترجمے کو دیکھ لو، قرآنِ پاک شہادت دیتا ہے، "ماضل صاحبکم وماغوی" رسولِ گرامی (ﷺ) نہ گمراہ ہوئے نہ بھٹکے "ضل" ماض کا صیغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ماضی میں آپ کبھی گم گشتۂ راہ نہیں ہوئے۔ عربی زبان ایک سمندر ہے اِس کا ایک ایک لفظ کئی کئی مفہوم رکھتا ہے۔ ترجمہ کرنے والے اپنے عقائد وافکار کے رنگ میں اِن کا کوئی سا مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ "ووجدك ضالا" کا ترجمہ ماضل کی شہادتِ قرآن کو سامنے رکھ کر عظمتِ رسول (ﷺ) کے عین مطابق کرنے کی صورت تھی مگر ترجمہ نگاروں سے پوچھو انہوں نے آیتِ قرآنی سے کیا انصاف کیا ہے:

شیخ الہند مولانا محمود الحسن ترجمہ کرتے ہیں:

(۱) تاج مطبوعات، ص ۵۱، مطبوعہ ۱۹۷۷ء

"اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی۔"

کہا جا سکتا ہے مولانا محمود الحسن ادیب نہ تھے اُن سے چوک ہوگئی آیئے ادیبِ شہیر اور مشہور مصنف اور صحافی مولانا عبدالماجد دریاآبادی کی طرف رجوع کرتے ہیں ان کا ترجمہ ہے:

"اور آپ کو بے خبر پایا، سو رستہ بتایا۔"

مولانا دریاآبادی پرانی وضع کے اہلِ زبان تھے اُن کے قلم سے صرفِ نظر کر لیجئے۔ اُس دور میں اُردوئے معلّٰی میں لکھنے والے نامور اہلِ قلم حضرت مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کے دروازے پر دستک دیجئے، اُن کا ترجمہ یوں ہے:

"اور تمہیں ناواقف پایا اور پھر ہدایت بخشی۔"

پیغمبر کی گمراہی اور پھر ہدایت یابی میں جو وسوسے اور خدشے چھپے ہوئے ہیں انہیں نظر میں رکھئے اور پھر کنزالایمان میں امام احمد رضا کے ترجمے کو دیکھئے:

بیا درید گر ایں جا بود سخن دانے
غریب شہرِ سخن ہائے گفتنی دارد

امام نے کیا عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ کیا ہے، فرماتے ہیں:

"اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔"

کیا ستم ہے کہ فرقہ پرور لوگ "رُشدی" کی ہفوات پر تو زبان کھولنے سے اور عالمِ اسلام کے قدم بقدم کوئی کارروائی کرنے میں اس لئے تامل کریں کہ کہیں آقایانِ ولی نعمت ناراض نہ ہو جائیں مگر امام احمد رضا کے اس ایمان پرور ترجمہ پر پابندی لگا دیں جو عشقِ رسول (ﷺ) کا خزینہ اور معارفِ اسلامی کا گنجینہ ہے:

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے[1]

(۱) امام احمد رضا بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت، روزنامہ جنگ، لاہور ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ/۱۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء

مولانا ماہر القادری

(مدیر ماہنامہ فاران، کراچی)

"مولانا احمد رضا خاں نے قرآنِ پاک کا سلیس رواں ترجمہ کیا ہے ـــــ مولانا صاحب نے ترجمہ میں بڑی نازک احتیاط برتی ہے ـــــ مولانا کا ترجمہ اچھا ہے ـــــ ترجمہ میں اُردو زبان کا احترام پسندانہ اسلوب قائم ہے۔"[۱]

مالکان چاند کمپنی، لاہور

"قرآنِ کریم کے حقائق و معارف سے ہر انسان مستفیض ہو سکتا ہے اس لئے قرآن کا سمجھنا اور سمجھ کر اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اسے اپنا راہنما ماننا مسلمان کا اولین فرض ہے اور اس کے سمجھنے کے لئے تراجم کی اشد ضرورت ہے۔ اسی لئے ہم نے شاہکارِ تراجم "کنزالایمان" امام اہلسنّت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا الحاج الحافظ الشاہ محمد احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا نہایت صحیح، سلیس، بامحاورہ اُردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔"[۲]

قاضی محمد حمید فضلی شیر گڑھی

(مدیر ماہنامہ فیض، شیر گڑھ)

"کنزالایمان حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ترجمۂ قرآنِ کریم ہے۔ چنانچہ گزشتہ شمارے میں محاسنِ کنزالایمان پر تبصرہ شائع ہو چکا ہے اور جس میں اس ترجمہ کی دیگر تراجم مروّجہ سے علمی، اعتقادی، لغوی، ادبی لحاظ سے مدلّل فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ ترجمہ کنزالایمان اپنے تمام محاسنِ ظاہری و باطنی کے ساتھ سرزمین نجد و اطراف

(۱) ماہنامہ فاران، کراچی، شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء

(۲) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مطبوعہ چاند کمپنی، لاہور

نجد میں جلوہ افروز ہوا تو یارانِ نجد نے وجد و طیش میں آ کر اسے غیر ملکی سرمایۂ ایمان سمجھتے ہوئے قابلِ ردّ و تلف جانا۔ چنانچہ ۱۹۸۲ء میں متحدہ عرب امارات نے اور اسی طرح سعودی عرب کی حکومت نے بھی اس کے نسخے تلف و ضبط کرنے کا حکم دیا۔ اس کا شدید ردِّ عمل پاکستان میں ہوا۔ اس سازش کی نقاب کشائی جناب مجاہدِ ملت مولانا عبدالستار خان نیازی نے فرما کر اس کا مثبت جواب اس کتابچہ "کنزالایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب" میں دیا ہے۔"[۱]

مولوی محمد فاضل جابری

(آف جماعت اسلامی)

"محمد احمد رضا خاں صاحب اور ابوالاعلیٰ مودودی کے ترجمے بلیغ ترین ہیں کہ ان میں ابتداء واقعی اللہ کے نام سے ہو رہی ہے، دوسرے تراجم میں بظاہر ابتداء کچھ دوسرے کلمات سے ہو رہی ہے، اگرچہ الغایہ وبالقصد ابتداء اللہ کے نام ہی سے ہے۔ لیکن غایت و واقعہ کی مطابقت سے یہ دونوں ترجمے بلیغ تر ہو گئے ہیں، تاہم یہ ترجیح اردو تراجم کے اعتبار سے ہے، عربی میں کلامِ الٰہی معیارِ بلاغت و فصاحت ہے۔"[۲]

ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد

"مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمہ کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔"[۳]

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

"فاضل بریلوی نے ترجمہ اور ترجمانی کی درمیانی راہ اختیار کی اور ان کی تمام تر توجہ اس امر پر رہی کہ قرآنِ مجید کے ان بعض الفاظ کا جو عربی اور اُردو زبان میں مختلف مفہوم

(۱) ماہنامہ فیض، شیر گڑھ، ص ۴۴، شمارہ ستمبر ۱۹۸۳ء — (۲) تفسیر سورۃ الفاتحہ، ص ۴

(۳) شمارہ ۶، صفر المظفر ۱۳۸۶ھ بحوالہ "پاسبانِ کنزالایمان"

رکھتے ہیں کا ایسا ترجمہ کیا جائے کہ غیر مسلم اُن پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کی نوبت ہی نہ آئے۔ بلاشبہ بعض الفاظ کے ترجمہ کی حد تک وہ کامیاب بھی رہے۔''[1]

ماہنامہ معارف
(ندوہ، ضلع اعظم گڑھ، بھارت)

''مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے وقت کے زبردست عالم و مصنف اور فقیہہ تھے۔ انہوں نے چھوٹے بڑے سینکڑوں فقہی مسائل سے متعلق رسالے لکھے ہیں۔ قرآن کا سلیس ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان علمی کارناموں کے ساتھ ہزارہا فتوؤں کے جواب بھی انہوں نے دیے ہیں۔ فقہ اور حدیث پر ان کی نظر بڑی وسیع ہے۔''[2]

علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ

''واقعی اعلیٰ حضرت کا قرآنِ مجید کا ترجمہ بالکل صحیح اور درست ہے۔''[3]

(۱) شمارہ ۲۲ تا ۲۹ ر ستمبر ۱۹۸۹ء، لاہور

(۲) شمارہ فروری ۱۹۶۲ء بحوالہ ''پاسبانِ کنز الایمان''

(۳) محمد فیض احمد اویسی، علامہ: امام احمد رضا اور فنِ تفسیر ص ۸، مطبوعہ لاہور

باب نمبر ۳

اشاریۂ کنز الایمان شریف

1. کنز الایمان پر تفاسیر
2. کنز الایمان کے تراجم
3. کنز الایمان اور دُنیائے صحافت
   - روزنامے
   - ہفت روزہ
   - ماہنامے
   - سہ ماہی رسائل
   - سالنامے
   - چارٹ
4. کتب و مقالات
5. مقالاتِ ڈاکٹریٹ
6. تقدیمات
7. انگریزی ادب میں کنز الایمان کا جائزہ

❶ کنزالایمان پر تفاسیر:

نمبر شمار	عنوان	مفسر/محشی	کیفیت	مطبوعہ
۱	خزائن العرفان	مولانا نعیم الدین مراد آبادی	۳۰ پارے	لاہور، کراچی
۲	نور العرفان	مفتی احمد یار خاں نعیمی	۳۰ پارے	بمبئی، دہلی، بریلی
۳	اشرف التفاسیر	مفتی احمد یار خاں نعیمی		لاہور
۴	تنویر القرآن	مفتی اعجاز ولی خاں	۱۳ پارے	غیر مطبوعہ
۵	جواہر الایقان	مولانا حشمت علی خاں بریلوی	۳ پارے	غیر مطبوعہ
۶	امداد الدیان فی تفسیر ابن عباس	مولانا حشمت علی خاں بریلوی		
۷	تفسیر ازہری براسم تاریخی	علامہ محمد عبد المصطفیٰ ازہری	۵ پارے	
۸	نعیم البیان	مفتی غلام معین الدین نعیمی	پارہ اوّل	
۹	ریاض القرآن (جلد اوّل)	مفتی ریاض الدین قادری	سوا چھ پارے	سکھر
۱۰	تیسیر البیان عرف ترجمہ قادری	مفتی عزیز احمد قادری بدایونی		
۱۱	تفسیر نبوی	مولانا محمد نبی بخش حلوائی	۱۵ جلدیں	لاہور
۱۲	تفسیرات احمدیہ فی بیان الایات الشرعیہ	ملا احمد جیون	۳۰ پارے	واہ کینٹ
۱۳	خلاصۃ التفاسیر	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی	۱۷ پارے	غیر مطبوعہ
۱۴	تفسیر الحسنات	علامہ ابو الحسنات قادری	۳۰ پارے	لاہور
۱۵	علم القرآن	سید قاسم محمود		کراچی
۱۶	تفسیر گوہر بیان	صاحبزادہ شاہد جمیل اویسی		سیالکوٹ ۲۰۰۶ء
۱۷	نجوم القرآن من تفسیر آیات	علامہ عبد الرزاق بھترالوی	۷ جلد	راولپنڈی

نمبر شمار	عنوان	مفسر/محشی	کیفیت	مطبوعہ
	کلام الرحمٰن (ہندی تفسیر)	مولانا نور الدین نظامی و مفتی عبد القدیر	سورہ بقرہ تک	رام پور
۱۸	تفسیر القرآن بآثار الصحابہ والتابعین العظام	مولانا محمد حنیف خاں رضوی		بریلی شریف
۱۹	الذنب فی القرآن	مفتی سید شاہ حسین گردیزی		کراچی

❷ کنزالایمان کے تراجم:

نمبر شمار	مترجم	زبان	مطبوعہ	سن
۱	پروفیسر ڈاکٹر سید محمد حنیف فاطمی	انگریزی	مانچسٹر	
۲	پروفیسر شاہ فرید الحق	انگریزی	کراچی	۱۹۸۸ء
۳	مولانا محمد عزیز اللہ	سندھی	لاڑکانہ	۱۹۹۱ء
۴	سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	انگریزی	مارہرہ شریف	
۵	مفتی محمد رحیم الدین سکندری	سندھی	لاہور	۱۹۹۲ء
۶	مولانا محمد عبد المنان (مع خزائن العرفان)	بنگلہ	چٹاگانگ	۱۹۹۳ء
۷	مولانا غلام عباس اللہ دین	ڈچ	ہالینڈ	۱۹۹۳ء
۸	مولانا نور الدین نظامی	ہندی	بمبئی	۱۹۹۳ء
۹	محمد نظران حنیفہ	رومن	سنگاپور	۱۹۹۳ء
۱۰	ڈاکٹر عبد المجید اولکھ	انگریزی	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۱	محمد حسین امام	انگریزی	امریکہ	۱۹۹۴ء

نمبر شمار	مترجم	زبان	مطبوعہ	سن
۱۲	مولانا اسماعیل حقی ازمربی	ترکی	ایمسٹرڈم	۱۹۹۵ء
۱۳	علامہ عبدالوحید خاں سرہندی فاروقی (بیان الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن)	سندھی	حیدرآباد سندھ	۱۹۹۵ء
۱۴	قاری نورالہدیٰ نعیمی	پشتو	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۵	علامہ سید آلِ رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	ہندی	ممبئی	۱۹۹۸ء
۱۶	مولانا حاجی محمد توفیق رضوی	ہندی	ممبئی	۱۹۹۸ء
۱۷	سید خورشید احمد شاہد القادری	پشتو	تربیلہ	
۱۸	سید فرید اللہ شاہ	پشتو	مردان	۲۰۰۴ء
۱۹	مولانا ضیاء الدین نجیب اصحاب الدین لالہ منصور	کریولی	ماریشس	
۲۰	ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم مارہروی	کیوار	ماریشس	۲۰۰۶ء
		انگریزی	مارہرہ شریف	
۲۱	مولانا غلام رسول قادری سروری	ڈچ		
۲۲	مولانا حسن آدم گجراتی	گجراتی		
۲۳	مولانا عبدالغفار حلیمی	بروہی	بلوچستان	
۲۴	علامہ مولانا پیر محمد چشتی	چترالی	پشاور	۲۰۰۷ء

③ کنزالایمان اور دنیائے صحافت:

● روزنامے:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۱	اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ کنزالایمان	پروفیسر امتیاز سعید	روزنامہ جدت، پشاور	۱۵/نومبر ۱۹۸۵ء
۲	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن	پروفیسر امتیاز سعید	روزنامہ جنگ، کراچی	۱۸/نومبر ۱۹۸۵ء
۳	کنزالایمان اور اس کی فنی حیثیت	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	روزنامہ نوائے وقت، کراچی	۲۲/اکتوبر ۱۹۸۷ء
۴	کنزالایمان کے امتیازی پہلو	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	روزنامہ نوائے وقت، لاہور	۱۹/نومبر ۱۹۸۷ء
۵	کنزالایمان کے محاسن	ملک شیر محمد اعوان	روزنامہ انقلاب، دہلی	۲/اکتوبر ۱۹۸۸ء
۶	اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کے امتیازی پہلو	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	روزنامہ نوائے وقت، کراچی	۶/اکتوبر ۱۹۸۸ء
۷	امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن کے خصائص	پروفیسر امتیاز سعید	روزنامہ ہندوستان، بمبئی	۷/اکتوبر ۱۹۸۸ء
۸	امام احمد رضا بریلوی، ایک ہمہ جہت شخصیت	مولانا کوثر نیازی	روزنامہ جنگ، لاہور	۳/اکتوبر ۱۹۹۰ء
۹	امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن کی خصوصیات	مولانا کلیم الرحمٰن رضوی	روزنامہ رہنمائے دکن، حیدرآباد، دکن	
۱۰	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن	پروفیسر امتیاز سعید	روزنامہ جنگ، کراچی	۲۴/اگست ۱۹۹۲ء
۱۱	صاحب کنزالایمان	ڈاکٹر جمیل احمد جالبی	روزنامہ مشرق، کراچی	۲۵/اگست ۱۹۹۲ء
۱۲	امام احمد رضا کا ترجمہ کنزالایمان	پروفیسر امتیاز سعید	روزنامہ جنگ، کراچی	۱۳/اگست ۱۹۹۳ء
۱۳	ترجمہ قرآن اور مولانا احمد رضا خاں	رشید احمد جالندھری	روزنامہ پاکستان، لاہور	۱۷/نومبر ۱۹۹۳ء

● ہفت روزہ:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۱	فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن پر ایک نظر	علامہ سعید بن یوسف زئی	ہفت روزہ ہجوم، دہلی	۲؍ستمبر ۱۹۸۸ء
۲	کنزالایمان اور مصطفیٰ جانِ رحمت کی ہمہ گیر مقبولیت	مولانا یاسین اختر مصباحی	ہفت روزہ مسلم ٹائمز بمبئی	۱۸؍اگست ۱۹۹۲ء

● ماہنامے:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۱	کنزالایمان اور دیگر تراجم کا موازنہ		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	اکتوبر ۱۹۶۴ء
۲	ترجمۂ اعلیٰ حضرت کنزالایمان		ماہنامہ جامِ رضا راولپنڈی	اپریل ۱۹۶۹ء
۳	نشانِ راہ ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا		ماہنامہ عرفات، لاہور (امام احمد رضا نمبر)	اپریل ۱۹۷۰ء
۴	امام احمد رضا اور ترجمہ قرآن کی خصوصیات	مولانا خلیل الرحمٰن رضوی	ماہنامہ المیزان بمبئی (امام احمد رضا نمبر)	مارچ ۱۹۷۶ء
۵	امام احمد رضا اور محاسن کنزالایمان	ملک شیر محمد اعوان	ماہنامہ المیزان بمبئی (امام احمد رضا نمبر)	مارچ ۱۹۷۶ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۶	امام احمد رضا اور اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	علامہ سید محمد مدنی میاں	ماہنامہ المیزان بمبئی	مارچ ۱۹۷۶ء
۷	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن حقائق کی روشنی میں	علامہ اختر رضا خاں ازہری	ماہنامہ المیزان بمبئی	مارچ ۱۹۷۶ء
۸	فرماں روائے سعودیہ کے نام ایک اہم خط	خواجہ حمید الدین سیالوی	ماہنامہ المیزان بمبئی	مارچ ۱۹۷۶ء
۹	کنزالایمان اور دیوبندی تراجم کا موازنہ	مفتی جلال الدین امجدی	ماہنامہ پاسبان، الہ آباد	دسمبر ۱۹۷۶ء
۱۰	شانِ رسالت اور ترجمۂ اعلیٰ حضرت	محمد احسان الحق	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	فروری ۱۹۷۸ء
۱۱	اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ	علامہ غلام رسول سعیدی	ماہنامہ سلطان العارفین گکھڑ منڈی	۱۹۷۹ء
۱۲	فاضل بریلوی کا ترجمۂ قرآن	مولانا محمد یاسین اختر مصباحی	ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	مارچ ۱۹۸۰ء
۱۳	امام احمد رضا کا ترجمۂ قرآن	اخلاق احمد قادری	ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	ستمبر ۱۹۸۰ء
۱۴	کنزالایمان ہدایت کا نشان		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	دسمبر ۱۹۸۰ء
۱۵	اعلیٰ حضرت اور کنزالایمان	مولانا محمد وارث جمال	ماہنامہ استقامت کانپور	مارچ ۱۹۸۱ء
۱۶	الامام احمد رضا خاں البریلوی فہم القرآن الکریم (عربی)	سید شجاعت علی قادری	ماہنامہ الدعوۃ، کراچی	جولائی ۱۹۸۲ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۱۷	دفاعِ کنزالایمان	علامہ اختر رضا خاں ازہری	ماہنامہ سُنّی دنیا، بریلی	فروری ۱۹۸۲ء
۱۸	امام احمد رضا کا ترجمۂ قرآن	مولانا مبین الہدیٰ نورانی	ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	اپریل ۱۹۸۳ء
۱۹	کنزالایمان نمبر		ماہنامہ ترجمانِ اہلِ سنت، کراچی	جون، جولائی ۱۹۸۳ء
۲۰	کنزالایمان ہدایت کا نشان		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	نومبر ۱۹۸۷ء
۲۱	کنزالایمان اور اسکی فنی حیثیت	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری	ماہنامہ منہاج القرآن، لاہور	جنوری ۱۹۸۸ء
۲۲	تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	پروفیسر عشرت حسین مرزا	ماہنامہ جادہ، جہلم امام احمد رضا نمبر	جنوری ۱۹۸۸ء
۲۳	تراجم قرآن کے ہجوم میں کنزالایمان	مولانا محمد وارث جمال	ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف	اکتوبر، نومبر ۱۹۸۸ء
۲۴	ترجموں کی غلطیاں		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	
۲۵	توضیح البیان لخزائن العرفان		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	
۲۶	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۲۷	امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن پر ایک نظر	علامہ سعید بن یوسف زئی	ماہنامہ حجاز جدید دہلی	ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۹ء
۲۸	زندہ کتاب کے زندہ ترجمہ کی زندہ دلی		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۰ء
۲۹	زندہ کتاب کے زندہ ترجمہ کی زندہ دلی اور مردہ تراجم کی مردنی		ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ	ستمبر ۱۹۹۰ء
۳۰	کنزالایمان پر پابندی		ماہنامہ ماہِ طیبہ، سیالکوٹ	اکتوبر ۱۹۹۰ء
۳۱	روداد کنزالایمان کانفرنس	محمد رضوان یونس	ماہنامہ کنزالایمان، لاہور	اپریل ۱۹۹۱ء
۳۲	اصول ترجمہ قرآن	علامہ عبدالحکیم شرف قادری	ماہنامہ دلیل راہ، لاہور	اگست، ستمبر اکتوبر ۱۹۹۱ء
۳۳	کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں	مولانا عبداللہ خاں عزیزی	ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی	نومبر ۱۹۹۱ء
۳۴	ترجمہ قرآن کنزالایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ماہنامہ جہان رضا، لاہور	دسمبر ۱۹۹۱ء
۳۵	کنزالایمان اور دیگر اُردو تراجم قرآن	مولانا یاسین اختر مصباحی	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	دسمبر ۱۹۹۱ء
۳۶	کنزالایمان پر پابندی اور ایک اہل حدیث	صوفی محمد اکرم رضوی	ماہنامہ کنزالایمان، لاہور	نومبر ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۳۷	کنزالایمان کا مطالعہ تین رُخ سے	علامہ ارشد القادری	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	نومبر ۱۹۹۱ء
	محاسن کنزالایمان میں عظمت رسول کا احترام	مولانا یاسین اختر مصباحی	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	دسمبر ۱۹۹۱ء
۳۸	محاسن کنزالایمان	ملک شیر محمد اعوان	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	ستمبر ۱۹۹۱ء تا فروری ۱۹۹۲ء
۳۹	صاحب کنزالایمان	ابوطیب فرید فریدی	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	جون ۱۹۹۲ء
	تراجم وتفاسیر قرآن میں لفظ ذنب کی تحقیق وتشریح	مولانا یاسین اختر مصباحی	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	ستمبر ۱۹۹۲ء
۴۰	کنزالایمان اور عظمت توحید	مولانا یاسین اختر مصباحی	ماہنامہ حجاز جدید، دہلی	ستمبر ۱۹۹۲ء
۴۱	خصائص کنزالایمان	علامہ اختر شاہجہانپوری	ماہنامہ کنزالایمان لاہور	ستمبر ۱۹۹۲ء تا اگست ۱۹۹۳ء
۴۲	کنزالایمان دل دردمند کی آواز	ڈاکٹر رشید احمد جالندھری	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ	دسمبر ۱۹۹۳ء
۴۳	کنزالایمان پر عرب ریاستوں میں پابندی	مولانا عبدالستار خاں نیازی	ماہنامہ جہانِ رضا،	جون ۱۹۹۴ء
۴۴	کنزالایمان کے خلاف وہابیہ نجدیہ کی سازش اور اُس کا مثبت جواب	مولانا عبدالستار خاں نیازی	ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور	مارچ ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۴۵	ترجمہ قرآن اور جالندھری	سید زین العابدین راشدی	ماہنامہ معارف رضا، کراچی	جولائی ۲۰۰۰ء
۴۶	کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن	علامہ عبدالحکیم شرف قادری	ماہنامہ معارف رضا، کراچی	اکتوبر ۲۰۰۰ء
۴۷	سورہ والضحیٰ کے تراجم میں کنزالایمان کا مقام	سید صابر حسین بخاری	ماہنامہ آوازِ حق، پشاور	مارچ ۲۰۰۲ء
۴۸	کنزالایمان کا ادبی ولسانی جائزہ	محمد ذیشان احمد	ماہنامہ جامِ نور، دہلی	مئی ۲۰۰۳ء
۴۹	ترجمہ کنزالایمان کی امتیازی خصوصیات	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ماہنامہ معارف رضا، کراچی	اپریل ۲۰۰۴ء
۵۰	یہ قرآن کی ترجمانی ہے یا ترجمہ کے نام پر گمراہی	محمد حفیظ نیازی	ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ	مئی ۲۰۰۵ء
۵۱	کنزالایمان میں مقاماتِ جلا (زندگی)	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	ماہنامہ المظہر، کراچی	۲۰۰۵ء
۵۲	کنزالایمان کے علمی امتیازات	مولانا صدر الوریٰ مصباحی	☆ ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور	اپریل ۲۰۰۷ء
			☆ ماہنامہ معارف رضا، کراچی	جون ۲۰۰۷ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۵۳	اعلیٰ حضرت کا بیمثال ترجمہ قرآن	مولانا بدرالدین احمد قادری	ماہنامہ مصلح الدین، کراچی	مارچ ۲۰۰۸ء
۵۴	کنزالایمان میں انشاء پردازی کی خصوصیات	ڈاکٹر غلام غوث قادری	ماہنامہ معارف رضا، کراچی	مارچ ۲۰۰۸ء

● سہ ماہی رسائل:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	جریدہ	شمارہ
۱	کنزالایمان پر اعتراضات کا تحقیقی جائزہ	مولانا اختر حسین فیضی مصباحی	سہ ماہی افکار رضا، ممبئی	جنوری تا مارچ ۱۹۹۷ء
۲	ترجمہ کنزالایمان کا لسانی جائزہ	ڈاکٹر صابر سنبھلی	سہ ماہی افکار رضا، ممبئی (قسط اول)	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۱ء
			قسط ۲ تا ۵	جنوری تا دسمبر ۲۰۰۲ء
			قسط ۶ تا ۹	جنوری تا دسمبر ۲۰۰۳ء
			قسط ۱۰ تا ۱۳	جنوری تا دسمبر ۲۰۰۴ء
			قسط ۱۴ تا ۱۶	جنوری تا ستمبر ۲۰۰۵ء

● سالنامے:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	مجلہ	شمارہ
۱	اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن اہل حدیث کی نظر میں	علامہ سعید بن زبیر یوسف زئی	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۳ء
۲	کنزالایمان کا اردو تراجم میں مقام۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۵ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	مجلہ	شمارہ
۳	امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن کنزالایمان	پروفیسر امتیاز سعید	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۵ء
۴	امام اہلسنّت اور علم التفسیر	علامہ محمد فیض احمد اویسی	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۶ء
۵	امام احمد رضا اور ترجمہ قرآن کی خصوصیات	مولانا کلیم الرحمٰن رضوی	مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی	۱۹۸۸ء
۶	قرآن، سائنس اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۹ء
۷	کنزالایمان ارباب علم ودانش کی نظر میں	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۹ء
۸	قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	معارف رضا، کراچی	۱۹۸۹ء
۹	اشاریہ کنزالایمان	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۰ء
۱۰	کنزالایمان کی ادبی جھلکیاں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۲ء
۱۱	کنزالایمان کی خصوصیات سورۂ بقرہ کے حوالے سے	مولانا یاسین اختر مصباحی	مجلہ امام احمد رضا، کانفرنس، کراچی	۱۹۹۲ء
۱۲	مولانا احمد رضا خاں اور اُن کا ترجمہ قرآن	ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۶ء
۱۳	کنزالایمان کے ایک علمی تجزیہ کا جائزہ	ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۶ء
۱۴	کنزالایمان کا سندھی ترجمہ	پروفیسر غلام عباس قادری	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۶ء
۱۵	کنزالایمان پر اعتراضات کا جائزہ	علامہ اختر حسین فیضی	معارف رضا، کراچی	۱۹۹۸ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	مجلہ	شمارہ
۱۶	کنزالایمان کی عالمگیر اہمیت	سید وجاہت رسول قادری	مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی	۲۰۰۱ء
۱۷	قرآن کریم، امام احمد رضا اور سائنسی مصطلحات	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	مجلہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی	۲۰۰۲ء
۱۸	کنزالایمان کی امتیازی خصوصیات	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	معارف رضا، کراچی	۲۰۰۴ء
۱۹	کنزالایمان اور تحقیقی امور	غلام مصطفیٰ رضوی	معارف رضا کراچی (سلور جوبلی نمبر)	مارچ ۲۰۰۵ء
۲۰	علم تفسیر میں امام احمد رضا کا مقام	علامہ محمد حنیف خاں رضوی	معارف رضا، کراچی	مارچ ۲۰۰۵ء
۲۱	کنزالایمان میں محاوروں کی بہار	ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی	معارف رضا، کراچی	جون ۲۰۰۶ء
۲۲	کنزالایمان کا چترالی زبان میں جائزہ	علامہ مولانا پیر محمد چشتی	معارف رضا، کراچی	مارچ ۲۰۰۷ء
۲۳	اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	معارف رضا، کراچی	مارچ ۲۰۰۷ء
۲۴	اعلیٰ حضرت کا ترجمہ آیۂ مغفرت ذنب	مفتی سید شاہ حسین گردیزی	معارف رضا، کراچی	مارچ ۲۰۰۷ء

کتب ومقالات:

نمبر شمار	عنوان	مصنف	شہر	سن
۱	محاسن کنزالایمان	ملک شیر محمد اعوان	لاہور	۱۹۷۵ء
۲	ضیائے کنزالایمان	علامہ غلام رسول سعیدی	لاہور	۱۹۷۸ء
۳	امام احمد رضا کا اردو ترجمہ قرآن	تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند	لاہور	۱۹۷۸ء
۴	امام احمد رضا کا ترجمۂ قرآن	اخلاق احمد قادری	مبارکپور	۱۹۸۰ء
۵	موازنہ تراجم قرآن پاک	حاجی نواب دین گولڑوی	لاہور	۱۹۸۱ء
۶	کنزالایمان کے خلاف سازش اور اس کا مثبت جواب	مولانا عبدالستار خان نیازی	لاہور	۱۹۸۲ء
۷	خطبۂ استقبالیہ کنزالایمان سنی کانفرنس		کراچی	۱۹۸۳ء
۸	کنزالایمان	علامہ اختر رضا خاں ازہری	بریلی شریف	۱۹۸۳ء
۹	کنزالایمان پر پابندی کیوں؟	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی	۱۹۸۳ء
۱۰	دودھ کا دودھ پانی کا پانی	اظہر محمود اظہری	کراچی	۱۹۸۳ء
۱۱	ترجمانِ قرآن امام احمد رضا خاں	پروفیسر سید ذاکر حسین شاہ	راولپنڈی	۱۹۸۳ء
۱۲	قرآن حکیم کے اردو تراجم	ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین	بمبئی	۱۹۸۴ء
۱۳	ایک قرآن ایک ترجمہ	اراؤ سلطان المجاہد طاہری	اوکاڑہ	
۱۴	تجلیات کنزالایمان	مولانا مبین الہدیٰ نورانی مصباحی	جمشید پور	۱۹۸۵ء
۱۵	تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	لاہور	۱۹۸۷ء
۱۶	کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں	مولانا محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۸۸ء

نمبر شمار	عنوان	مصنف	شہر	سن
۱۷	امام احمد رضا بریلوی اور ترجمۂ قرآن کی خصوصیات	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۸	خصائص کنزالایمان	علامہ اختر شاہجہانپوری	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۹	قرآن مجید کے اردو ترجموں پر ایک طائرانہ نظر	علامہ اختر شاہجہانپوری	لاہور	قلمی
۲۰	امام احمد رضا کی تفسیر اور فتاویٰ	حافظ مطلوب احمد چشتی	بمبئی	۱۹۸۸ء
۲۱	قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی	قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی	ساہیوال	
۲۲	انوار کنزالایمان	مولانا محمد وارث جمال	براؤں شریف	
۲۳	کنزالایمان اہل حدیث کی نظر میں	علامہ سعید بن عزیز	لاہور	
۲۴	پاسبان کنزالایمان	مولانا ابوداؤد محمد صادق	گوجرانوالہ	
۲۵	تلبیسات کنزالایمان		راولپنڈی	
۲۶	بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ	مولانا اخلاق حسین قاسمی	لاہور	
۲۷	اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ	قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی	کراچی	۱۹۸۹ء
۲۸	قرآن کریم کے اردو تراجم — کنایات غلط تراجم	ڈاکٹر احمد خان	اسلام آباد سکھر	۱۹۹ء
۲۹	امام احمد رضا بریلوی عظیم المرتبت عالم	حافظ محمد عمر فاروق سعیدی	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۰	کنزالایمان اردو تراجم کی جان	مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی	بنارس	
۳۱	شذرات علیٰ کنزالایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	واہ کینٹ	۱۹۹۱ء
۳۲	محمد رسول اللہ قرآن میں	علامہ ارشد القادری	جمشید پور	

نمبر شمار	عنوان	مصنف	شہر	سن
۳۳	شبہات کا ازالہ، ایک حقیقت	مولانا نوشاد عالم حنفی	پٹنہ	
۳۴	ترجمہ قرآن اور امام احمد رضا	محمد ارشاد شیخ	خانیوال	۱۹۹۲ء
۳۵	باطل اپنے آئینے میں	مولانا محمد صدیق نقشبندی	ساہیوال	
۳۶	نورالایمان (تسہیل کنزالایمان)	مولانا محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری	گوجرانوالہ	۱۹۹۳ء
۳۷	تسہیل کنزالایمان	علامہ اختر شاہجہانپوری	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۸	ہدایت کا نشان	مولانا اقبال احمد اختر القادری	کراچی	۱۹۹۳ء
۳۹	معارف کنزالایمان	مولانا یاسین اختر مصباحی	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۰	کنزالایمان کے نئے اور پرانے مخالفین	پروفیسر سہیل احمد قادری	لاہور	ـــء
۴۱	سورۃ والضحیٰ کے تراجم میں کنزالایمان کا مقام	سید صابر حسین بخاری	لاہور	ستمبر ۲۰۰۵ء
۴۲	کنزالایمان کی ادبی جھلکیاں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	لاہور	۲۰۰۶ء
۴۳	کنزالایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی	سید وجاہت رسول قادری	اسلام آباد	۲۰۰۰ء
۴۴	کنزالایمان اور تحقیقی امور	غلام مصطفیٰ رضوی	مالی گاؤں (بھارت)	دسمبر ۲۰۰۵ء
۴۵	اصول ترجمۂ قرآن کریم	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	
۴۶	دفاع کنزالایمان	علامہ اختر رضا خاں ازہری	ممبئی	
۴۷	دیوبندی ترجموں کا آپریشن	مولانا محبوب علی خان	ممبئی	

نمبرشمار	عنوان	مصنف	شہر	سن
۴۸	رد الشبہات عن کنز الایمان (عربی)	خواجہ حمید الدین سیالوی	کراچی	
۴۹	غلط ترجموں کی نشاندہی	مولانا قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی	مالی گاؤں	
۵۰	قرآن سائنس اور امام احمد رضا	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	کراچی	
۵۱	کنز الایمان اردو زبان کا سب سے معیاری ترجمۂ قرآن (مشمولہ ''کنز الایمان جدید ایڈیشن''	مولانا یاسین اختر مصباحی	دہلی	
۵۲	کنز الایمان میں سائنسی مصطلحات	ڈاکٹر مجید اللہ قادری	مالی گاؤں	
۵۳	کنز الایمان کے خلاف غلط فہمیوں کا ازالہ	خواجہ حمید الدین سیالوی	گوجرانوالہ	
۵۴	من روائع کنز الایمان (عربی)	حافظ خواجہ سلطان محمود	کراچی	
۵۵	تنزیہہ کنز الایمان من خرافات اہل الطغیان	علامہ محمد احسان الحق	جہلم	
۵۶	تقابل تراجم قرآن مجید	پروفیسر بشیر احمد قادری	لاہور	
۵۷	کنز الایمان علماء حق کی نظر میں	خواجہ اعجاز اشرف انجم نظامی	پنڈ دادنخان	
۵۸	کنز الایمان پر پابندی کیوں؟	ضیاء الرحمٰن فاروقی		
۵۹	کنز الایمان اور اردو تراجم کا جائزہ	عبد المجتبیٰ رضوی		
۶۰	مضامین قرآن فی کنز الایمان	علامہ عالم فقری		

⑤ — مقالات ڈاکٹریٹ:

نمبرشمار	عنوان	مصنف	سن	مقامِ اشاعت
۱	اردو میں قرآنی تراجم وتفاسیر	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۱۹۶۶ء	غیر مطبوعہ
۲	کنز الایمان اور دیگر معروف اردو تراجم	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	۱۹۹۸ء	کراچی

⑥ — تقدیمات:

نمبرشمار	عنوان	مصنف	تقدیم نگار	مطبوعہ
۱	کنز الایمان تفاسیر کی روشنی میں	مولانا محمد صدیق ہزاروی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	لاہور ۱۹۸۸ء
۲	خصائص کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہانپوری	محمد عبد الستار طاہر	لاہور ۱۹۸۸ء
۳	کنز الایمان اربابِ علم ودانش کی نظر میں	محمد عبد الستار طاہر	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	لاہور ۱۹۹۳ء

⑦ — انگریزی ادب میں کنز الایمان کا جائزہ:

1	A Comparitive study of Imam Ahmed Raza khan & Urdu Translation of the meanings of the Holy Quran	Prof;Dr.Syed Jamaluddin Ahmed	Maarif-e-Raza 2005, Karachi
2	Imam Ahmed Raza Khan and his translation	Dr.Hanif Akhter Fatmi	Maarif-e-Raza 2005,Karachi

خلاصۂ کلام

مختلف الخیال حضرات کی آراء کے مطالعہ کے بعد کنزالایمان کی جو خصوصیات مجموعی طور پر سامنے آتی ہیں، حسب ذیل ہیں:

① عظمت خداوندی وشانِ مصطفوی کا نگہبان ہے۔

② حضراتِ انبیاء کے ادب واحترام کا محافظ اور عظمتِ صُلحاء کا پاسبان ہے۔

③ سلف صالحین کا سچا ترجمان ہے۔

④ اولیائے عظام کے مسلکِ اسلم کا عکاس ہے۔

⑤ قرآن کا اصل منشاء ومراد کو بیان کرتا ہے۔

⑥ آیاتِ ربّانی کے اندازِ خطاب کی پہچان کراتا ہے۔

⑦ عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے۔

⑧ آیات کے سیاق وسباق کے اعتبار سے الفاظ کے موزوں ترین معانی کا انتخاب ہے۔

⑨ یہ ترجمہ لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی، گویا لفظ ومحاورہ کا حسین امتزاج ہے۔

⑩ روحِ قرآن اور عربیت کے قریب تر ہے۔

⑪ اس کا بے ساختہ پن، سلاست وروانی اردو ادب کی جان ہے۔

⑫ تفاسیر معتبرہ کے مطابق ہے بلکہ اُن کا نچوڑ ہے۔

⑬ بے شمار خوبیوں سے مالا مال واحد مہذّب ترجمہ قرآن ہے۔

⑭ اعلیٰ حضرت کی تمام تصانیف کا سرتاج ہے۔

⑮ سب سے بڑھ کر ایمان کی سلامتی کا پاسدار ہے۔

آخری کلمات:

یہ حرف آخر نہیں۔ایک طرح سے اہل علم وفن کی اس امر کی طرف توجہ دلانا ہے کہ آج تک کنزالایمان پر ملکی وغیر ملکی روزناموں، ہفت روزہ، پندرہ روزہ اور ماہنامہ رسائل کے ساتھ ساتھ جو مقالاتی شکل میں ۲۰۰۸ء تک جو کام ہوا ہے اُسے یکجا کر کے شائع کیا جائے یا پھر ان سب کاوشات کا نچوڑ حسب ذیل کے مطابق پیش کیا جائے:

❶ خصائص کا عنوانات کے تحت نمبروار بیان ہو، جیسے شانِ اُلوہیت، شانِ رسالت وغیرہ

❷ جن آیات کو تحقیق میں بطورِ مثال پیش کیا جاتا ہے، یک جا کر دی جائیں۔

❸ موافقین کی رائے یکجا کر دی جائے۔

❹ مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات ایک مستقل باب کے تحت ہوں۔

❺ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کے لئے لسانی، معنوی، لُغاتی، عصری، تقاضوں پر صاحبِ کتاب کی شان کی روشنی میں سیر حاصل بحث ہو۔

یوں کنزالایمان سے متعلق ہر پہلو سے مواد مجموعہ ہو جائے گا۔ بلکہ ایک طرح سے کنزالایمان انسائیکلوپیڈیا کی تخلیق عمل میں آجائے گی۔

بہر حال یہ بات ڈنکے کی چوٹ پر کہی جاسکتی ہے کہ ایک عادل کے لئے قرآنِ پاک کے اُردو ترجمہ کنزالایمان کے انتخاب کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں بشرطیکہ تعصب کی عینک اُتار دی جائے۔مخالفت برائے مخالفت سے احتراز کرتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے قرآنِ پاک کے اُردو ترجمہ کنزالایمان کا مطالعہ ہی نافع ہوگا۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ اپنے علاوہ اپنے اعزاء واقارب کو بھی مترجم یعنی ترجمے والا قرآن پاک لیتے وقت کنزالایمان طلب کرنے کی تلقین کی جائے ـــــ اور ایک تحریک کے طور پر جہیز میں دینے کے لئے کنزالایمان ہی کو ترجیحاً لیا جائے، خواہ اپنی بچیوں کو دیں یا اوروں کو۔

کنزالایمان اور نظمی ادب

✪

ترجمہ قرآن کا لکھا، کنزایمان کردیا
اے مفسر! واقفِ رمزِ خدا پائندہ باد

(علامہ اختر شاہجہانپوری)

✪

ترجمہ وہ کیا تو نے قرآن کا
جو محافظ بنا دین و ایمان کا
تو ہے دریا بڑے علم و عرفان کا
عالم بے بہا تیری کیا بات ہے

(مولانا عبدالغنی سالکؔ قادری)

✪

جذبۂ عشقِ مصطفیٰ کے طفیل، پل صراطِ ادب سے گزرے ہیں
ترجمانِ حقائقِ قرآن، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!
خوب کھولے حقائقِ قرآن، ترجمہ ہے سلیس اور آسان
راہبرِ راہِ منزلِ عرفان، اعلیٰ حضرت مجددِ ملت!

(پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش وارثی)

✪

ہے ''فتاویٰ رضویہ'' اس کی فقاہت کا نشان
اس کے علم و فضل کا ہے کنزالایمان شاہکار

(فاروق)

✪

خدمتِ قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضؔا سے صاحبِ قرآن ہے آج بھی

(الحاج مرزا شکور بیگ، حیدرآباد دکن)

✪

سلام اُس پر کہ جس نے رمزِ قرآنی کو بتلایا
سلام اُس پر کہ جس نے معنیٔ مستور سمجھایا

(کیفی۔ صوبہ بہار)

✪

''کنزالایمان'' علم و حکمت کا خزینہ سر بہ سر
ترجمان قرآن کا، حق آشنا، احمد رضا

(ضیاء نیر)

✪

اُس کے علم و فضل کا شہکار ہے ''کنزالایمان''
بادشاہ ہے علم کا احمد رضا احمد رضا

(فاروق)

✪

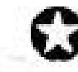
ستر عِلماں اُتے عبور، بدعت شرک ہنیرے دُور
سینہ صاف ہویا پُرنور، ترجمہ اے کنزالایمان
اعلیٰ حضرت توں قربان

(پروفیسر ارشد حسین ارشدؔ، جہلم)



تجھے فائز کیا فطرت نے دین کی ترجمانی پر
نبھایا خوب ہے تو نے فریضہ شرحِ قرآں کا
ترے ہر لفظ سے اُلفت کے سوتے پھوٹے پڑتے ہیں
مطالعہ کرے دیکھے بھی تو کوئی ''کنزالایمان'' کا

(سید عارف محمود مہجور رضوی)



عالم میں شہرہ ہو گیا، کنزالایمان کا
اک بہترین ترجمہ ہے یہ قرآن کا
ہر لفظ اس کا روحِ معانی میں بے مثال
ذیشان ترجمان ہے عربی زبان کا
پڑھ پڑھ کے اِس کو وجد میں آنے لگے لوگ
''شاہکار'' کیا حسین ہے اُردو زبان کا
حاصل ہے اِس کو سارے تراجم میں امتیاز
نکھرا ہوا ہے لعلِ بحرِ بے کراں کا
عشقِ جنابِ مصطفیٰ کا درسِ تابناک
معیار اُس کے ذوق کا ذوقِ بیان کا
اور اب تو بزم در بزم سے اُٹھنے لگی صدا
عالم رضا سے منفرد علم القرآن کا
پہلے جو مضطرب تھے اب بوکھلا گئے
چرچا ہوا رضا کے حُسنِ بیان کا



صحیح ہے ترجمۂ قرآن
جس سے بچا رہتا ہے ایمان
نام ہے جس کا کنزالایمان
لکھنے والے ہیں احمد رضا خان

کتابیات

کتب:

۱۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن، مطبوعہ تاج کمپنی، لاہور

۲۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں رضا، مفتی اعظم: الملفوظ، مطبوعہ کراچی ۱۳۳۸ھ

۳۔ محمد مقبول احمد قادری، حاجی: مقالات یومِ رضا، جلد۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

۴۔ محمد مقبول احمد قادری، حاجی: مقالات یومِ رضا، جلد۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء

۵۔ نور محمد قادری، سید: اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

۶۔ شیر محمد اعوان، ملک: محاسن کنز الایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۷۔ عنایت اللہ، شیخ: تاج مطبوعات، لاہور ۱۹۷۷ء

۸۔ محمد اکرم، صوفی: تعارف اعلیٰ حضرت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

۹۔ غلام رسول سعید، علامہ: ضیائے کنز الایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۱۰۔ اراؤ سلطان المجاہد طاہری: ایک قرآن ایک ترجمہ، مطبوعہ اوکاڑہ

۱۱۔ مرید احمد چشتی، مولانا: جہانِ رضا، مطبوعہ لاہور

۱۲۔ محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور

۱۳۔ آر۔ بی۔ مظہری: اعلیٰ حضرت اور دُنیائے صحافت، مطبوعہ لاہور

۱۴۔ سعید بن عزیز، علامہ: کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں، مطبوعہ لاہور

۱۵۔ ابوداؤد محمد صادق، مولانا: پاسبان کنز الایمان، مطبوعہ گوجرانوالہ

۱۶۔ شمس بریلوی، علامہ: امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری، جلد۲، مطبوعہ کراچی

۱۷۔ عبد الستار خاں نیازی، مولانا: کنز الایمان کے خلاف سازش اور اس کا جواب

۱۸۔ محمد فیض احمد اویسی، علامہ: امام احمد رضا اور فن تفسیر، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۸۶ء

۱۹۔ محمد غافر بخش، علامہ: امت مسلمہ پر اعلیٰ حضرت کے احسانات، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۲۰۔ صابر حسین بخاری، سید: امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں، مطبوعہ لاہور

۲۱۔ عبد الرزاق بھترالوی، علامہ: تسکین الجنان فی محاسن کنز الایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۲۲۔ عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: اندھیرے سے اُجالے تک، مطبوعہ لاہور

۲۳۔ عبد الحکیم شرف قادری، علامہ: عقائد و نظریات، مطبوعہ لاہور

۲۴۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: کنز الایمان تفاسیر کی روشنی میں، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۲۵۔ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری، علامہ: خصائص کنز الایمان، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۲۶۔ محمد حنیف اختر، مولانا: سوانح اعلیٰ حضرت، مطبوعہ خانیوال ۱۹۸۸ء

۲۷۔ رضاء المصطفیٰ، قاری: اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء

۲۸۔ محمد عمر فاروق سعیدی، حافظ: امام احمد رضا ایک عظیم المرتبت عالم، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

مقالات:

۱۔ اقبال احمد اختر القادری، مولانا: کنز الایمان پر کام کی رفتار، محررہ ۲۵ نومبر ۱۹۹۳ء

رسائل:

۱۔ مجلّہ معارف رضا، کراچی کے درج ذیل شمارے:

۱۹۸۳ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۶ء، ۱۹۹۸ء

۲۔ مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی کے مندرجہ ذیل شمارے:

۱۹۸۸ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۲ء، ۲۰۰۱ء، ۲۰۰۲ء

۳۔ سہ ماہی افکار رضا، ممبئی کے مسلسل ۱۶ شمارے: ماہ اکتوبر ۲۰۰۱ء تا ستمبر ۲۰۰۵ء

۴۔ اشاریہ میں مذکور ماہانہ رسائل، نیز یہ شمارے:

۵۔ ماہنامہ معارف، ندوۃ اعظم گڑھ، شمارہ فروری ۱۹۶۲ء

۶۔ ماہنامہ فاران، کراچی، شمارہ مارچ ۱۹۷۶ء

۷۔ ماہنامہ فیض، شیر گڑھ، شمارہ ستمبر ۱۹۸۳ء

۸۔ ماہنامہ جادہ، جہلم، شمارہ نومبر ۱۹۸۷ء

۹۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، شمارہ ستمبر ۱۹۹۰ء

۱۰۔ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، شمارہ جون ۲۰۰۵ء

۱۱۔ ماہنامہ المظہر، کراچی، شمارہ فروری ۲۰۰۶ء

۱۲۔ اشاریہ میں مذکور پندرہ روزہ رسائل نیز شمارے:

۱۳۔ پندرہ روزہ الحسن، پشاور، شمارہ یکم جون ۱۹۷۴ء

۱۴۔ پندرہ روزہ ندائے اہل سنت، لاہور، شمارہ ۱۶/ستمبر ۱۹۹۰ء

۱۵۔ اشاریہ میں مذکورہ ہفت روزہ رسائل، نیز یہ شمارے:

۱۶۔ ہفت روزہ المنبر، فیصل آباد، شمارہ ۶/صفر ۱۳۸۴ھ

۱۷۔ ہفت روزہ الاعتصام، لاہور، شمارہ ۲۲/ستمبر ۱۹۸۹ء